ترجمہ وفوائد بر رسالہ

"الوصایا الشرعیة للحیاة الزوجیة"

مؤلف: سعید بن سالم الدرمکی

تحقیقی مقالہ برائے تخصص علوم اسلامیہ

www.KitaboSunnat.com

مقالہ نگار

محمد محبوب چانڈیہ

نگران مقالہ

ڈاکٹر محمد منیر اظہر عفی عنہ

مرکز التربیۃ الاسلامیہ فیصل آباد

سیشن: ۲۰۲۲ء-۲۰۲۴ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

مقدمہ 4

ضرورت واہمیت 5

کتاب کا تعارف 7

طریقہ بحث 7

مصنف کا تعارف 8

پہلی وصیت 9

فوائد: 9

دوسری وصیت 11

فوائد: 11

تیسری وصیت 15

فوائد: 16

چوتھی وصیت 17

شرعی اصلاح کے ذرائع 18

طلاق دینے کے آداب 21

نوٹ: 25

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پانچویں وصیت 25
فوائد: 26
چھٹی وصیت 28
فوائد: 29
ساتویں وصیت 31
فوائد: 32
آٹھویں وصیت 33
فوائد: 33
نویں وصیت 34
فوائد: 35
دسویں وصیت 36
فوائد: 37
گیارہویں وصیت 40
فوائد: 40
بارہویں وصیت 42
فوائد: 42
نوٹ: 43
تیرہویں وصیت 44

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فوائد: 44

چودھویں وصیت 46

فوائد: 46

پندرہویں وصیت 47

فوائد: 47

سولہویں وصیت 48

فوائد: 49

سترہویں وصیت 52

فوائد: 53

خلاصہ بحث 55

فہرست آیاتِ قرآنیہ 57

فہرست اطراف احادیث 59

مصادر و مراجع 62

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي قَدَّرَ فَهَدَى وَخَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى مِنْ نُطْفَةٍ إِذَا تُمْنَى وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولَى وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ عُرِجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ فَرَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأُولِي الْمَنَاقِبِ وَالنُّهَى وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا مُؤَيَّدًا أَمَّا بَعْدُ:

تمام تعریف اللہ ذوالجلال کے لئے ہے جس نے ٹھیک ٹھاک اندازہ کیا اور پھر راہ دکھائی، اور جوڑا (نر و مادہ) نطفہ سے پیدا کیا جب وہ ٹپکایا جاتا ہے، میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک و ساجھی نہیں، تمام تعریفیں دنیا و آخرت میں اسی کے لئے ہیں اور یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں جنہیں آسمان کی معراج کرائی گئی تو انہوں نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ ﷺ کی آل و اولاد اور اصحاب پر جو اصحاب فضل و منقبت اور فہم و فراست ہیں، (ان پر) زیادہ سے زیادہ ہمیشہ ہمیشہ درود و سلام نازل فرمائے۔

امابعد!

اللہ کریم نے انسانیت کی تخلیق کی ابتدا سیدنا آدم علیہ السلام سے فرمائی اور پھر ان کی قلبی و جسمانی راحت کے لیے ان ہی کی ذات سے ہماری ماں سیدہ حوا علیہا السلام کو پیدا فرمایا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا﴾[1]

[1]۔ الاعراف: ۷: ۱۸۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"وہی ہے جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا اور اس سے اس کا جوڑا بنایا، تا کہ وہ اس کی طرف (جا کر) سکون حاصل کرے۔"

آدم علیہ السلام کے بعد ان کی اولاد کے سکون کے لیے مردوں اور عورتوں کو ایک دوسرے کے جوڑے بنا دیا۔

ضرورت واہمیت

انسانی زندگی میں عائلی زندگی کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ معاشرتی، معاشی، ثقافتی، اور سیاسی میدانوں میں کامیاب رہنے کے لیے اولین ضرورت ہے کہ انسان اپنی گھریلو زندگی کے بنیادی اصولوں سے بہرہ ور ہو۔ دین اسلام میں اسی لیے عائلی زندگی سنوارنے کو ترجیح دی گئی ہے اور اس مقصد کے لیے نہایت گرانقدر تعلیمات دی گئی ہیں۔ اس سلسلے کی بنیادی اہمیت کی حامل تعلیمات میاں بیوی کے درمیان خوشگوار تعلقات کو دوام وثبات بخشنے کے متعلق ہیں۔

گھریلو زندگی خوشگوار رکھنے اور اس کی بنیاد پر معاشرتی زندگی کو مثالی امن وامان اور خوشی وخوشحالی کا مظہر بنانے کے لیے زوجین کو نباہ کرنے کی تلقین وترغیب کی اہمیت مسلمہ ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام کو جہاں جنت میں ہر نعمت الٰہی میسر تھی وہاں ان کے سکون وراحت کے لیے ان کی زوجہ سیدہ حوا علیہا السلام کو بھی ان کی ذات سے پیدا فرمایا ہے۔ نیز ازدواجی زندگی انسانی نسب، عزتوں اور نظر وشرمگاہ کی حفاظت، جنسی جذبہ کی تسکین اور کثرت امت جیسے کثیر فوائد سے متصف ہے۔

سبب اختیار موضوع

انسانی نسل کی بقا ازدواج پر منحصر ہے، اسی لیے دشمنِ انسانیت شیطان اپنے اس چیلے کو گلے لگالیتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جوازدواجی زندگی کے خاتمے کا بیج بو کر آتا ہے اسی لیے ہمیں بھی اس خطرناک دشمن کی چالوں سے بچنے کے لیے اس ذات کی طرف رجوع کرنا پڑے گا جو اس کی تمام خطرناک چالوں سے نہ صرف واقف ہو بلکہ ان کو نیست و نابود کرنے پر قدرت کاملہ رکھتی ہو، وہ صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ذات بابرکات ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی رہنمائی کے لیے انبیاء ورسل علیہم السلام کا مبارک سلسلہ جاری فرمایا جس کی ابتداء آدم علیہ السلام سے ہوئی اور انتہا ہمارے نبی محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوئی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی طرف سے دی گئی رہنمائی، جسے ہم شریعت محمدیہ کا نام دیتے ہیں، امت کو کتاب وسنت کی صورت میں پہنچادی اس لیے ہمیں اس ملعون دشمن سے نجات پانے کے لیے بالخصوص ازدواجی معاملات میں کتاب وسنت کی وصیتوں پر عمل پیرا ہونا ہوگا، عمل تب ہی ہوگا جب ان کا علم ہوگا۔

اسی ضرورت کے پیش نظر میں نے اپنے تحقیقی مقالے کی بنیاد الدکتور سعید بن سالم الدرمکی کی کتاب "الوصایا الشرعیه للحیاۃ الزوجیة" پر رکھی ہے۔

میں نے یہ ضرورت اس لیے بھی محسوس کی کہ آئے دن گھروں کے گھر اجڑنے اور خاندانوں کی منافرتوں اور دشمنیوں کی خبریں سننے کو ملتی ہیں جس کا بڑا سبب شرعی رہنمائیوں سے واقفیت نہ ہونا ہے جس کے نتیجے میں لوگ جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے طلاق کو اول حل سمجھ لیتے ہیں اور نااہل لوگوں سے مسئلہ کی رہنمائی لے کر عزت اور ایمان کو داؤ پر لگادیتے ہیں۔

چنانچہ میں نے اس مقالے میں کتاب وسنت کی روشنی میں ایسی ہدایات پیش کیں ہیں جن کو سمجھ کر ان پر عمل کی صورت میں نہ صرف ایک خوبصورت معاشرہ تشکیل پاسکتا ہے بلکہ دین اور عزت کی اعلیٰ درجے کی حفاظت ہوسکتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب کا تعارف

"الوصایا الشرعیہ للحیاۃ الزوجیۃ" کا موضوع بحث رخصتی کے بعد خوشگوار ازدواجی زندگی برقرار رکھنا، اس میں پیدا ہونے والی دراڑوں اور اختلافات کا خاتمہ ہے نیز ازدواجی زندگی کے وہ آداب بیان کیے گئے ہیں جن سے نہ صرف دو خاندانوں کا باہمی ربط بلکہ ایک ممتاز اور بے نظیر معاشرے کی تشکیل ممکن ہے۔ اس میں کل سترہ وصیتیں ذکر کی گئی ہیں، پہلی آٹھ وصیتیں شوہر کے متعلق، پھر پانچ بیوی کے متعلق اور آخری چار میاں بیوی دونوں کے متعلق بیان کی گئی ہیں۔ مجھ سے قبل اس کتاب پر کوئی کام نہیں کیا گیا۔

طریقہ بحث

میں نے آسان فہم اسلوب میں اس رسالہ کو اردو قالب میں ڈھالا اور پھر اس پر فوائد کا اضافہ کیا ہے۔ مصنف کے متن کے جو حوالے مصادر اصلیہ کے نہ تھے، میں نے ان کے مصادر اصلیہ کے حوالے کے ساتھ ساتھ الفاظ بھی ان کے مطابق درج کر دیے ہیں، نیز فوائد میں ان متعلقہ شرعی امور اور آداب کو ذکر کیا ہے جن کے ذریعے سے ازدواجی زندگی خوش گوار ہو سکتی ہے اور اسے ٹوٹنے سے بچایا جا سکتا ہے بلکہ ان کی رعایت کی جائے تو ایک صالح اور مثالی خاندان کی تشکیل ممکن ہے جو عہد حاضر کی ایک اہم ضرورت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصنف کا تعارف

شیخ ابو محمد سعید بن سالم الدرمکی ابھی حیات ہیں، ان کا تعلق متحدہ عرب امارات سے ہے۔انھوں نے جامعۃ الشارقہ میں فقہ المقارن اور سیاست شرعیہ میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی ہے۔ان کے عمدہ محاضرات وخطبات اور مقالات ''الشبكة البينونة''(www.baynoona.net)ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔ان کا تحریری انداز بہت نمایاں اور منفرد ہے جس کا اندازہ ان کی کتب سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

محمد محبوب چانڈیہ

11رجب1445ھ

بمطابق23جنوری2024

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلی وصیت

محترم شوہر!

اے وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے عورت پر نگران بنا کر عزت سے نوازا اور طلاق کا اختیار آپ کے ہاتھ میں رکھ دیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ﴾[1]

"مرد عورتوں پر نگران ہیں، اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بعض کو بعض پر فضیلت عطا کی اور اس وجہ سے کہ انھوں نے اپنے مالوں سے خرچ کیا۔"

طلاق کے معاملہ میں ٹھہراؤ اختیار کیجئے، جلدی نہ کیجئے، یقیناً آپ کے ہاتھ میں طلاق کا اختیار اس لیے دیا گیا ہے کیونکہ آپ زیادہ عقل مند ہیں، (یعنی) اچھائیوں اور برائیوں میں فرق کرنے کی مکمل صلاحیت رکھتے ہیں۔ رہی عورت تو وہ جذباتی ہوتی ہے، وہ جذباتی پہلو کو عقل کے پہلو پر غالب کر دیتی ہے۔

فوائد:

1. شریعت نے گھر کے بندوبست کیلئے مرد کو گھر کا نگران و ذمہ دار ٹھہرایا ہے اور عورت کو اس کے ماتحت رکھا ہے۔ قرآن نے اس کی دو وجہیں بیان کی ہیں: ایک وہبی ہے کہ مرد کو طبعی طور پر منتظم بننے کی صلاحیت سے نوازا گیا ہے۔ دوسری کسبی ہے جس کا مکلف شریعت نے مرد کو بنایا کہ وہ گھر کے سارے اخراجات، بیوی کے نان و نفقہ سمیت پورے کرے، اس بنا پر گھر کا نگران و سربراہ

---

[1] النساء:۴:۳۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بننے کا حق بھی مرد کو ہے نہ کہ عورت کو۔ یہی حال حکومتی امور کا ہے کہ مسلمانوں کا خلیفہ یا امیر عورت نہیں بن سکتی، بلکہ آپ ﷺ نے فرمایا:

(لَنۡ يُفۡلِحَ قَوۡمٌ وَلَّوۡا أَمۡرَهُمُ امۡرَأَةً)[1]

"وہ قوم ہر گز کامیاب نہیں ہو گی جس نے اپنا حاکم عورت کو بنالیا۔"

2. مرد کی وہبی صلاحیت، مردانہ قوت اور وافر عقل و فکر کا تقاضہ تھا کہ طلاق جیسا عظیم معاملہ بھی مرد کے اختیار میں دیا جائے۔ لہذا طلاق کے معاملے میں جذباتی پن سے بچنا چاہیئے، اگر مرد بھی جذبات و غصہ پر کنٹرول نہیں کرے گا تو طلاق کا اختیار عورت کی بجائے مرد کے ہاتھ میں رکھنے کا کوئی خاص فائدہ نہ ہو گا۔

3. جتنا مقام ہوتا ہے تو ذمہ داری بھی اس قدر ہوتی ہے۔ اگر مرد کو عورت پر نگرانی کا درجہ ملا ہے تو اس درجے و مقام کا تقاضہ ہے کہ عورت کے حقوق کی پاسداری کی جائے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(ان الله سائل كل راع عما استرعاه أحفظ ذلك أم ضيع ؟ حتىٰ يسأل الرجل عن أهل بيته)[2]

"بے شک اللہ تعالیٰ ہر ذمہ دار سے اس کے ماتحت چیز کے بارے سوال کرنے والا ہے، کیا اس نے اپنی ذمہ داری نباہی یا نہیں؟ یہاں تک کہ وہ آدمی سے اس کے گھر والوں کے متعلق سوال کرے گا۔"

1۔ بخاری، صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب کتاب النبی ﷺ الی کسریٰ وقیصر، ح: ۴۴۲۵

2۔ ابن حبان، محمد بن حبان، البستی، صحیح ابن حبان، ح: ۴۴۹۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری وصیت

محترم شوہر!

ذہن نشین رہے کہ بے شک ازدواجی زندگی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ہے، پس آپ اس نعمت کی حفاظت کریں اور اسے طلاق کے دے کر ضائع نہ کریں ایسی غلطی کی وجہ سے جس کو درست کرنا ممکن ہو، نہ ایسی لغزش جس سے درگزر کرنا ممکن ہو اور ایسی غفلت کی وجہ سے جس سے چشم پوشی کرنا ممکن ہو۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦٓ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَٰجًا لِّتَسْكُنُوٓا۟ إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ﴾[1]

"اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہی سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان کی طرف (جاکر) آرام پاؤ اور اس نے تمہارے درمیان دوستی اور مہربانی رکھ دی، بے شک اس میں ان لوگوں کے لیے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں جو غور کرتے ہیں۔"

فوائد:

1. اللہ کریم کی کمال قدرت پر دلالت کرنے والی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارے سکون وراحت کی خاطر کی تم ہی سے تمہاری بیویاں پیدا کی ہیں۔ یہ اتنی عظیم نشانی ہے کہ آدم علیہ السلام کو جہاں جنت میں ہر نعمت الٰہی میسر تھی، وہاں ان کے سکون کے لیے ان کی زوجہ محترمہ حوا علیہا السلام کو انہی کی ذات سے پیدا فرمایا۔
2. ذہن نشین رہے کہ دنیا کی بہترین متاع نیک بیوی ہے، ارشاد نبوی ﷺ ہے:

1۔ الروم: ۳۰:۲۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الدُّنْيَا مَتَاعٌ، وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ)[1]

" دنیا متاع (کچھ وقت تک کے لیے فائدہ اٹھانے کی چیز) ہے اور دنیا کی بہترین متاع نیک عورت ہے۔"

3. یہ نظریہ غلط ہے کہ شادی تعلق الٰہی سے رکاوٹ ہے، اس نظریہ کا رد تو خود نبی کریم ﷺ نے کیا ہے، چنانچہ تین لوگ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کے گھروں کی طرف آئے تاکہ وہ نبی کریم ﷺ کی عبادت کے متعلق معلومات حاصل کریں۔ جب انھیں (اس کی) خبر دی گئی تو انھوں نے اسے کم خیال کیا، کہنے لگے کہ ہمارا نبی ﷺ کی عبادت سے کیا مقابلہ! اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے تو اگلے پچھلے گناہ بخش دیے ہیں، چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا: میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھتا رہوں گا۔ دوسرے نے کہا: میں ہمیشہ روزے سے رہوں گا اور افطار نہیں کروں گا۔ تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے علیحدگی اختیار کر لوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لے آئے اور آپ ﷺ نے ان سے پوچھا:

(أَنْتُمُ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ لٰكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي)[2]

"کیا تم نے یہ یہ باتیں کہی ہیں؟ خبردار! اللہ کی قسم! میں تمھاری نسبت اللہ سے زیادہ ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ پرہیز گار ہوں لیکن میں روزے رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، اس کے علاوہ عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں، جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔"

1۔ مسلم، صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب خیر متاع الدنیا المراۃ الصالحۃ، ح: ۳۶۴۹

2۔ بخاری، صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب الترغیب فی النکاح، ح: ۵۰۶۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

4. اللہ تعالیٰ نے ازدواجی زندگی میں سکون کے ساتھ ساتھ محبت و دوستی بھی رکھ دی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لَمْ نَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ)[1]

"ہم نے دو محبت کرنے والوں کے لیے نکاح جیسی چیز نہیں دیکھی۔"

اس حدیث کی شرح میں ملا علی قاری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"یعنی جب عورت اور مرد کو ایک دوسرے سے محبت ہو جائے تو ہم نے ان کے لیے نکاح جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی کیونکہ اس سے محبت میں مزید اضافہ ہوتا ہے، جب کہ زنا کے نتیجے میں محبت کے بجائے عداوت اور بغض پیدا ہوتا ہے۔"[2]

5. علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اگر اللہ تعالیٰ کی حکمت خلقت انسانی کو باقی رکھنے کا تقاضہ نہ کرتی تو خاوند بیوی کے ازدواجی تعلقات قبیح ترین امور میں سے ہوتے کیونکہ وہ دونوں ایک دوسرے کے لیے ستر کھولتے ہیں، پھر اس سے وہ چیز حاصل ہوتی ہے جو بعض لوگوں کے مزاج کو گوارا نہیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس تعلق کو دونوں کے درمیان محبوب و پسندیدہ بنا دیا ہے تاکہ معاملات درست رہیں اور یہ مخلوق بڑھ سکے۔[3]

6. اللہ تعالیٰ نے ازدواجی زندگی میں سکون و محبت اور دوستی کے ساتھ ساتھ رحمت بھی رکھ دی ہے کہ جوانی ہو یا بڑھاپا وہ ایک دوسرے پر رحم کرنے والے ہوتے ہیں۔

حافظ جلال الدین قاسمی حفظہ اللہ "**وجعل بينكم مودة ورحمة**" کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

1۔ ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب ماجاء في فضل النکاح، ح: ١٨٤٧

2۔ القاری، ملا علی، علی بن سلطان محمد، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح: ٢٤٨/٦

3۔ ابن الجوزی، عبد الرحمن بن علی، صید الخاطر، ص: ٤٦٥، تراث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"محبت اس وجہ سے ہے کہ اس سے جنسی جذبہ کی تسکین ہوتی ہے اور رحمت اس وجہ سے کہ اس سے اولاد ہوتی ہے۔"[1]

7. ازدواجی زندگی جیسی نعمت انسان کی نظر و شرمگاہ کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ)[2]

"اگر کوئی صاحب طاقت ہو تو اسے نکاح کر لینا چاہیے کیونکہ یہ نظر کو نیچی رکھنے اور شرمگاہ کو بدفعلی سے محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہے اور کسی میں نکاح کرنے کی طاقت نہ ہو تو اسے روزے رکھنے چاہئیں کیونکہ وہ اس کی شہوت کو ختم کر دیتا ہے۔"

8. ازدواجی نعمت فقر و غریبی کو ختم کرنے کا ذریعہ ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ ۚ إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾[3]

"اور اپنے میں سے بے نکاح مردوں، عورتوں کا نکاح کر دو اور اپنے غلاموں اور اپنی لونڈیوں سے جو نیک ہیں ان کا بھی، اگر وہ محتاج ہوں گے تو اللہ انھیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا اور اللہ وسعت والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔"

9. ازدواجی زندگی کے اور بھی کئی فوائد ہیں، جیسے انسانی نسب کا تحفظ، عزتوں کی حفاظت اور کثرت امت وغیرہ، لہذا جب اتنے فوائد بیوی جیسی نعمت سے ملتے ہیں تو اس نعمت کی حفاظت کرنی چاہیئے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کرنی چاہیئے۔

1۔ قاسمی، جلال الدین، تفسیر ذکر للعالمین: ۳/۳۴

2۔ بخاری، صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب الصوم لمن خاف علی نفسہ العزبۃ، ح: ۱۹۰۵

3۔ النور: ۲۴: ۳۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

10. آپ ازدواجی زندگی جیسی نعمت کی اہمیت جان چکے ہیں، جس کا انحصار بیوی پر ہے، لہذا اتنی بڑی نعمت کو بیوی کی چھوٹی چھوٹی غلطیوں کی وجہ سے ضائع نہیں کرنا چاہیے، مطلب معمولی سی غلطی کی وجہ سے اسے طعنہ و تشنیع کرنا، سزا دینا اور تنگ کرنا جس کا نتیجہ طلاق تک پہنچا دے گا۔

تیسری وصیت

محترم شوہر!

ذہن نشین رہے کہ بے شک شیطان آپ کا سخت ترین دشمن ہے، وہ آپ سے بیوی کی نعمت کے چھن جانے کو پسند کرتا ہے، اسی لیے اسے طلاق دلوانا پسند ہے اور اس کے لیے کوشاں رہتا ہے، امام مسلم نے اپنی صحیح میں سیدنا جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت نقل کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(إِنَّ إبليس يضَعُ عرشه على الماء ثم يبعثُ سراياه فأدناهم منهُ منزلةً أعظمُهم فتنةً يجيء أحدهم فيقولُ فعلتُ كذا و كذا فيقولُ ما صنعت شيئًا قال ثم يجيء أحدهم فيقول ما تركته حتَّى فرقتُ بينه وبين امرأته قال فيدنيهِ منهُ ويقولُ نِعمَ أنتَ [1]) ''ابلیس اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے، پھر وہ اپنے لشکر روانہ کرتا ہے، اس کے سب سے زیادہ قریب وہ ہوتا ہے جو سب سے بڑا فتنہ ڈالتا ہے، ان میں سے ایک آکر کہتا ہے: میں نے فلاں فلاں کام کیا ہے، وہ کہتا ہے: تو نے کچھ نہیں کیا، پھر ان میں سے ایک آکر کہتا ہے: میں نے اس شخص کو (جس کے ساتھ میں تھا) اس وقت تک نہیں چھوڑا، یہاں تک کہ اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان تفریق کرادی، وہ اس کو اپنے قریب کرتا ہے اور کہتا ہے کہ تم سب سے بہتر ہو۔''

1۔ مسلم، صحیح مسلم، کتاب صفات المنافقین واحکامھم، باب تحریش الشیطان وبعثہ سرایاہ لفتنۃ الناس، ح:۷۱۰۶

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

شیطان آپ سے بیوی کو طلاق دلوانا پسند کرتاہےاور تم دونوں کے درمیان جدائیگی کو پسند کرتاہے، پس آپ اسے جدائیگی کروانے کا موقع ہی نہ دیں۔

فوائد:

1. شیطان بنی آدم کو بہکانے میں کامیاب ہوگیاہے، جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں خبر دی ہے:

﴿لَأَحۡتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهُۥٓ إِلَّا قَلِيلٗا﴾[1]

”میں بہت تھوڑے لوگوں کے سوا اس (آدم علیہ السلام) کی اولاد کو ہر صورت میں جڑ سے اکھاڑ دوں گا۔“

وہ اپنا تخت سمندر پر رکھتا ہے، پھر اس سے زمین کے اطراف واکناف کی جانب اپنا لشکر روانہ کرتا ہے،اس سے صرف وہی بچیں گے جن کے بارے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿إِنَّ عِبَادِي لَيۡسَ لَكَ عَلَيۡهِمۡ سُلۡطَٰنٞۚ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ وَكِيلٗا﴾[2]

” بے شک میرے بندے، تیرا ان پر کوئی غلبہ نہیں اور تیرا رب کار ساز کافی ہے۔“

یعنی جو صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کا بندہ بن جاتا ہے، اسی پر اعتماد اور توکل کرتا ہے تو اللہ بھی اس کا دوست وکارساز بن جاتا ہے۔

---

[1] ۔الاسراء:۱۷:۶۲

[2] ۔الاسراء:۱۷:۶۵

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

2. اس (حدیث) میں طلاق کے معاملے کا عظیم ہونا، اس کے نقصان کی کثرت اور طلاق دلوانے کی کوشش کرنے کے کبیرہ گناہ ہونے کا بیان ہے، نیز نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

(لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا، أَوْ عَبْدًا عَلَى سَيِّدِهِ.) [1]

"وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف ابھارے یا غلام کو اس کے مالک کے خلاف کر دے۔"

اس کی وجہ سے صلہ رحمی منقطع ہوتی ہے جس کے جوڑنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

3. شوہر اور بیوی کے درمیان جدائی ڈلوانے کی مذمت میں بڑی سنگین دلیل ہے، اس اعتبار سے کہ شیطان کا سب سے بڑا مقصد یہی ہے کیونکہ اس میں انسانی نسل کو روکنا اور زنا کے وقوع کے لیے راستہ مہیا کرنا ہے جو فساد کے اعتبار سے بہت بڑا گناہ ہے اور سب سے زیادہ عیب دار ہے۔ [2]

چوتھی وصیت

محترم شوہر!

میاں بیوی کے اختلافات کو سلجھانے کے لیے جن (ذرائع) کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور نبی کریم ﷺ نے اپنی سنت میں کیا ہے، آدمی ان تمام شرعی ذرائع کو بروے کار لانے سے قبل طلاق نہ دے، لہذا طلاق پریشانی ختم کرنے کا پہلا حل نہیں ہے بلکہ یہ آخری حل ہے، سو جس نے اسے پہلا حل سمجھ لیا تو وہ اپنے اس انتخاب میں درست نہیں ہوگا۔

1۔ ابو داود، سنن ابی داؤد، کتاب طلاق، باب فیمن خبب امرءة علیٰ زوجھا، ح: ۲۱۷۵

2۔ الأثیوبی، محمد بن علی بن آدم، البحر المحیط الثجاج فی شرح صحیح الامام مسلم بن الحجاج: ۵۰۱/۴۳ بتصرف یسیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فوائد:

مصنف نے شوہر کو چوتھی وصیت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اگر بیوی سے اختلاف ہو جائے تو اس کا پہلا حل طلاق نہیں ہے بلکہ کتاب و سنت میں بتائے گئے شرعی اصلاح کے تمام ذرائع استعمال کر لینے کے بعد یہ آخری حل ہے۔

شرعی اصلاح کے ذرائع

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا﴾[1]

" اور وہ عورتیں جن کی نافرمانی سے تم ڈرتے ہو، سو انھیں نصیحت کرو اور بستروں میں ان سے الگ ہو جاؤ اور انھیں مارو، پھر اگر وہ تمہاری فرماں برداری کریں تو ان پر (زیادتی کا) کوئی راستہ تلاش نہ کرو، بے شک اللہ ہمیشہ سے بہت بلند، بہت بڑا ہے۔"

مذکورہ بالا آیت میں طلاق سے قبل بیوی کی اصلاح کے لیے درج ذیل تین ذرائع استعمال کرنے کا حکم دیا گیا ہے:

1. اگر بیوی شوہر کی نافرمانی کرتی ہے تو سب سے پہلے نصیحت کرنے کا حکم ہے، یعنی شوہر کی اطاعت کرنے کی ترغیب دلائی جائے کہ شوہر کی اطاعت کرنا جنتی عورت کی علامت ہے، اس کی دلیل دسویں وصیت میں آرہی ہے، اس کے ساتھ ساتھ شوہر کی نافرمانی سے ڈرایا جائے، اگر وہ نافرمانی سے باز آجائے تو یہی مطلوب ہے اور اگر وہ اپنا رویہ نہ بدلے تو پھر دوسرا ذریعہ اپنائے۔

---

[1] النساء: ۴:۳۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2. دوسرا ذریعہ یہ ہے کہ گھر میں رہ کر بستر الگ کر لیں، اس کے بستر پر نہ سوئے اور نہ اس سے مجامعت کرے۔ یہ سزا بس اسی قدر جس سے مقصود حاصل ہو جائے، اگر پھر بھی وہ رویہ نہیں بدل رہی تو تیسرے ذریعے کو استعمال کرے۔

3. اگر بستر الگ کرنے سے مقصود حاصل نہیں ہوا تو اسے مارنے کی اجازت دی گئی ہے لیکن پھر بھی نبی ﷺ نے فرمایا:

(ولا تضرب الوجه، ولا تقبح، ولا تهجر الا في البيت)[1]

"اور چہرے پر مت مارو، اسے بدصورت نہ کہو اور اسے مت چھوڑو مگر گھر میں۔ اسی طرح ایسی مار سے بھی منع فرمادیا جس سے سخت چوٹ آئے۔"[2]

مزید فرمایا:

(لَا يَجْلِدُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِي آخِرِ الْيَوْمِ)[3]

"تم میں سے کوئی اپنی بیوی کو اس طرح نہ مارے جس طرح غلام کو مارتے ہیں کہ پھر دن کے آخری حصے میں اس سے ہمبستری کرے گا۔"

ذہن نشین رہے بعض لوگ اس اجازت کا نہایت وحشیانہ طریقے سے استعمال کر کے اسلام کو بدنام کرتے ہیں کہ اسلام نے عورتوں کو خوب مارنے پیٹنے کی اور ان پر ظلم کرنے کی اجازت دی ہے، حالانکہ ایسا نہیں ہے، جیسا کہ آپ گزشتہ احادیث سے ملاحظہ فرما چکے ہیں، اسلام میں کسی کے ساتھ بھی ظلم و زیادتی کی اجازت نہیں ہے، یہ تو پھر بھی شریک حیات ہے جو انسانی زندگی میں مودت و محبت اور رحمت کا سبب ہے۔

1۔ ابوداود، سنن ابی داود، کتاب النکاح، باب فی حق المرأۃ علی زوجھا، ح: ۲۱۴۲

2۔ مسلم، صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجۃ النبی ﷺ، ح: ۲۹۵۰

3۔ بخاری، صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب مایکرہ من ضرب النساء، ح: ۵۲۰۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

4. ان تین ذرائع کے ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

﴿فَإِنۡ أَطَعۡنَكُمۡ فَلَا تَبۡغُوا عَلَيۡهِنَّ سَبِيلًاۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا﴾

یعنی اگر ان مذکورہ تین ذرائع میں سے کسی ذریعہ سے بھی مقصد حاصل ہو جائے اور وہ تمہاری اطاعت کرنے لگ جائے تو ان پر کوئی راستہ تلاش نہ کرو، مثلا: طلاق دینا یا تنگ کر کے خلع پر مجبور کرنا وغیرہ۔ مشہور مفسر حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کے آخری حصے ﴿إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"یہ مردوں کو دھمکی دی گئی ہے کہ اگر عورتوں کی طرف سے قصور سرزد ہوئے بغیر یا قصور کے ٹھیک ہو جانے کے بعد بھی تم نے انہیں ستایا تو یاد رکھو ان کی مدد پر، ان کا انتقام لینے کے لیے اللہ تعالی ہے اور یقیناً وہ بہت بلندی اور بڑائی والا ہے۔"[1]

5. گھر کی چار دیواری کے اندر اپنے طور پر مذکورہ تینوں ذرائع اپنانے کے باوجود میاں بیوی کے درمیان کشیدگی دور نہ ہو تو پھر آخری چارہ کار کے طور پر اللہ تعالی نے باہر کے لوگوں کو مداخلت کر کے ان کے درمیان صلح کرانے کا حکم فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَإِنۡ خِفۡتُمۡ شِقَاقَ بَيۡنِهِمَا فَابۡعَثُوا حَكَمًا مِّنۡ أَهۡلِهِۦ وَحَكَمًا مِّنۡ أَهۡلِهَآ إِن يُرِيدَآ إِصۡلَٰحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيۡنَهُمَآۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا﴾[2]

تمہیں اگر میاں بیوی کے درمیان آپس کی ان بن کا خوف ہو تو ایک منصف مرد والوں میں اور ایک عورت کے گھر والوں میں سے مقرر کرو اگر یہ دونوں صلح کرنا چاہیں گے تو اللہ دونوں میں ملاپ کرا دے گا یقیناً اللہ پورے علم والا اور پوری خبر والا ہے۔

---

[1]۔ ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، الدمشقی، تفسیر ابن کثیر: ۲/۲۶۴

[2]۔ النساء: ۴: ۳۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

6. طلاق دینے سے قبل یہ سارے مراحل اختیار کرنے کی تاکید اسی لیے کی گئی ہے کہ طلاق تک پہنچانے والا اختلاف طلاق کے بغیر ہی حل ہو جائے، تاہم اس کے باوجود بھی اگر طلاق کے بغیر کوئی چارہ نہ رہے تو طلاق کے لیے بھی شریعت اسلامی نے ایسے آداب بتلائے ہیں کہ ان سے طلاق دینے کے بعد بھی صلح و رجوع کے امکانات باقی رہتے ہیں۔ وہ آداب درج ذیل ہیں:

طلاق دینے کے آداب

ا۔ ایسے طہر میں طلاق دی جائے جس میں ہمبستری نہ کی گئی ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾[1]

"تم انھیں طلاق عدت (کے آغاز) میں دو۔"

عدت کے آغاز سے مراد عورت کا حیض سے پاک ہونا ہے، حالت طہر عدت کا آغاز ہے۔ اس پہلی رہنمائی ہی کو ملحوظ خاطر رکھنے سے طلاق کی شرح بہت کم ہو سکتی ہے۔ عام طور پر غصے کی حالت میں فوراً طلاق دے دی جاتی ہے، اگر انسان طلاق دینے کے لیے ایسے طہر کا انتظار کرے جس میں ہمبستری بھی نہ کرنی ہو تو اس وقت تک غصہ ختم یا کم ضرور ہو جائے گا، لہذا طلاق کی نوبت ہی نہیں آئے گی۔

۲۔ طلاق صرف ایک ہی دی جائے، بیک وقت تین طلاقیں جائز نہیں ہیں، نبی کریم ﷺ نے یکبارگی تین طلاقیں دینے پر سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا اور اسے کتاب اللہ کے ساتھ "**لعب**" (کھیلنا) قرار دیا ہے۔[2]

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک تین طلاقیں نہ دیں یا تین بار طلاق طلاق نہ بولیں تو طلاق ہوتی ہی نہیں، حالانکہ ایک دفعہ طلاق بولنے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے، جب ایک دفعہ طلاق بول دیں

---

[1] ۔ الطلاق: ۶۵: ۱

[2] ۔ نسائی، سنن النسائی، کتاب الطلاق، باب الثلاث المجموعۃ وما فیہ من التغلیظ، ح: ۳۴۳۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گے تو عورت عدت میں چلی جائے گی اور تین حیض عدت پوری کرنے کے بعد بیوی شوہر سے جدا ہو جائے گی۔

ایک طلاق کا فائدہ یہ ہے کہ شوہر کو اگر طلاق کے بعد ندامت اور غلطی کا احساس ہو تو وہ عدت (تین حیض یا تین ماہ) کے اندر رجوع کر سکتا ہے، اگر عدت گزر جائے تو ان کے درمیان بالاتفاق دوبارہ نکاح کے ذریعے سے تعلق قائم ہو سکتا ہے، اس میں کسی مسلک کا اختلاف نہیں ہے۔ دوسری طلاق کے بعد بھی معاملہ اسی طرح ہو گا۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خاوند کو زندگی میں دو مرتبہ طلاق دے کر رجوع کرنے کا حق دیا ہے، یعنی ایک مرتبہ وہ طلاق دے کر گھر بسانے کی نیت سے رجوع کر لے، پھر کچھ عرصے بعد دوبارہ کسی وجہ سے طلاق دے دی پھر گھر بسانے کی نیت سے رجوع کر لے تو ایسا کرنا جائز ہے لیکن اس نے اس طرح کر کے اپنے دونوں حق استعمال کر لیے ہیں۔ اب اگر کسی موقع پر تیسری مرتبہ طلاق دے گا تو اس کے لیے نہ عدت کے اندر رجوع کرنا جائز ہو گا اور نہ عدت گزرنے کے بعد نکاح کرنا جائز ہو گا۔ تاآنکہ اس کی مطلقہ بیوی کسی اور جگہ اپنی مرضی (اور اولیاء کی اجازت) سے باقاعدہ شادی کر لے، پھر قدرتاً وہ خاوند فوت ہو جائے یا اپنی مرضی سے طلاق دے دے، تب ہی پہلے خاوند سے اس کا نکاح کرنا جائز ہو گا۔

ذہن نشین رہے کہ پہلے خاوند سے نکاح جائز کرنے کی نیت سے کسی سے مشروط نکاح کرنا، جسے "حلالہ" کہا جاتا ہے، نکاح نہیں، زناکاری ہے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے لعنت فرمائی ہے:

(لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ)[1]

"رسول اللہ ﷺ نے حلالہ کرنے والے اور کرانے والے (دونوں) پر لعنت بھیجی ہے۔"

۳۔ طلاق دیتے وقت دو عادل شخص گواہ بنا لیے جائیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

1۔ ترمذی، جامع ترمذی، ابواب النکاح عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء فی المحل والمحلل لہ، ح: ۱۱۲۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَأَشْهِدُوا ذَوَىْ عَدْلٍ مِّنكُمْ﴾[1]

" اور آپس میں سے دو عادل شخصوں کو گواہ کرلو"۔

تاکہ بعد میں کسی جھگڑے یا گناہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ باقی نہ رہے۔مثلاً اگر خاوند نے بیوی کو طلاق دی اور گواہ مقرر نہیں کیے تھے،اب ان میں سے کوئی طلاق یا تعداد طلاق کا انکار کردے تو پھر؟ بلکل یہی حکم رجوع کے لیے بھی ہے۔مثلاً اگر خاوند نے رجوع کرلیا ہو مگر گواہ نہ بنائے ہوں اور فوت ہو جائے تو اس کے وارث اس کی بیوی کو اس کی میراث سے یہ کہہ کر محروم کرسکتے ہیں کہ تمھیں تو طلاق ہو چکی تھی اور رجوع کا کوئی گواہ نہیں،اس لیے تم نہ اس کی بیوی رہی ہو اور نہ میراث میں تمھارا حق ہے۔ اسی طرح اگر خاوند گواہوں کے بغیر رجوع کرلے اور عورت اللہ سے نہ ڈرتی ہو اور کہیں اور نکاح کرنا چاہتی ہو تو عدت ختم ہونے پر کہہ سکتی ہے کہ خاوند نے مجھ سے رجوع نہیں کیا،اب میں آزاد ہوں اور جہاں چاہوں نکاح کروں۔اسی طرح اگر گواہی کی شرط نہ ہو تو عدت ختم ہونے کے بعد بھی خاوند دعویٰ کرسکتا ہے کہ میں نے عدت ختم ہونے سے پہلے رجوع کرلیا تھا۔رجوع کی طرح عدت کے خاتمے پر ایک دوسرے سے علیحدگی کی صورت میں بھی گواہ بنانے کا حکم ہے،تاکہ اس طرح کی قباحتوں میں سے کوئی قباحت پیدا نہ ہو جن کا اوپر ذکر ہوا۔ذہن نشین رہے کہ سنت یہی ہے کہ طلاق اور رجوع دونوں پر گواہ بنائے جائیں،چنانچہ مطرف بن عبداللہ کہتے ہیں:

(أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ يَقَعُ بِهَا وَلَمْ يُشْهِدْ عَلَى طَلَاقِهَا وَلَا عَلَى رَجْعَتِهَا فَقَالَ طَلَّقْتَ لِغَيْرِ سُنَّةٍ وَرَاجَعْتَ لِغَيْرِ سُنَّةٍ أَشْهِدْ عَلَى طَلَاقِهَا وَعَلَى رَجْعَتِهَا وَلَا تَعُدْ)[2]

"سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جو اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے پھر اس سے جماع کرلیتا ہے، لیکن نہ اس نے طلاق پر کوئی گواہ بنایا اور نہ ہی اس کے رجوع پر؟ تو

---

[1] ۔الطلاق:٦٥:٢

[2] ۔ابوداود، سنن ابی داود، کتاب الطلاق، باب الرجل یراجع ولا یشھد، ح:٢١٨٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انھوں نے فرمایا: ''تم نے سنت کے خلاف طلاق دی اور سنت کے خلاف ہی رجوع کیا۔ اس کی طلاق پر گواہ بناؤ اور اس کے رجوع پر بھی گواہ بناؤ اور دوبارہ ایسا نہ کرنا۔''

۴۔ طلاق دینے کے بعد (پہلی اور دوسری طلاق میں) عورت کو گھر سے نہ نکالا جائے اور نہ وہ خود گھر سے نکلے بلکہ خاوند کے گھر میں رہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنۢ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ﴾[1]

''(طلاق دینے کے بعد) ان عورتوں کو گھروں سے مت نکالو اور نہ وہ خود نکلیں۔''

اس کی حکمت خود اللہ تعالیٰ نے بتائی ہے:

﴿لَا تَدْرِى لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَٰلِكَ أَمْرًا﴾[2]

''تم نہیں جانتے، شاید اللہ اس کے بعد کوئی نئی بات پیدا کر دے۔''

مطلب یہ ہے کہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ شوہر کے دل میں مطلقہ عورت کے بارے رغبت پیدا کر دے۔

ہمارے معاشرے میں اس حکم شرعی کی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی، مرد کے طلاق دینے کے بعد عورت کے والدین یا بہن، بھائی وغیرہ لے جاتے ہیں، ہاں طلاق بتہ یعنی تیسری طلاق کے بعد تو ایسا کرنا درست ہے بلکہ ضروری ہے لیکن پہلی اور دوسری طلاق کے بعد صحیح نہیں ہے۔

---

[1]۔ الطلاق: ۶۵: ۱

[2]۔ ایضاً

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نوٹ:

عوام الناس کے ہاں مشہور ہے کہ حاملہ عورت کو طلاق نہیں ہوتی، یہ بات درست نہیں ہے بلکہ حاملہ کے طلاق کے وقوع پر علماء کا اجماع ہے اگرچہ اسے طلاق ہمبستری کے بعد دی گئی ہو، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا﴾[1]

"اور جو حمل والی ہیں ان کی عدت یہ ہے کہ وہ اپنا حمل وضع کر دیں اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا وہ اس کے لیے اس کے کام میں آسانی پیدا کر دے گا۔"[2]

پانچویں وصیت

محترم شوہر!

تحقیق نبی کریم ﷺ نے آپ کو بیوی کے ساتھ بھلائی کی وصیت فرمائی ہے، لہذا آپ نبی ﷺ کی وصیت قبول کیجئے، اسی میں ہی آپ کے لیے خوش نصیبی ہے، (وہ وصیت یہ ہے) نبی ﷺ نے فرمایا: (اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا، فَإِنَّهُنَّ عِنْدَكُمْ عَوَانٍ)[3]

1۔ الطلاق: ۶۵: ۴

2۔ العثیمین، محمد بن صالح، الزواج و مجموعۃ اسئلۃ فی احکامہ، ص: ۱۲۳، ۱۲۲

3۔ ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب حق المراۃ علی الزوج، ح: ۱۸۵۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"عورتوں کے بارے بھلائی کی وصیت قبول کرو کیونکہ وہ تمہارے پاس قیدی یعنی قیدیوں کی طرح ہیں۔"

"عوان" کا معنی "قیدی" ہے۔ سو عورت شوہر کے ماتحت ہے، وہی ہے جو اسے حکم دیتا ہے، وہی ہے جو اسے منع کرتا ہے اور وہی ہے جو اس پر خرچ کرتا ہے، پس آپ بیوی کے ساتھ نرمی وصبر والا معاملہ اختیار کریں۔

فوائد:

1. نبی کریم ﷺ نے شوہر کو بیوی کے بارے خیر و بھلائی کی وصیت کی ہے۔ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کو قبول کرنے کے کئی فوائد ہیں: ایک تو اطاعت و فرمانبرداری کا اجر و ثواب ملے گا، دوسرا طلاق جیسے معاملے سے بچ جائے گا اور تیسرا خیر و بھلائی از خود نیکی ہے، اس امر کی مزید وضاحت آ رہی ہے۔
2. سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ، فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ)[1]

"عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو کیونکہ عورت پسلی سے پیدا شدہ ہے اور پسلی میں سب سے زیادہ ٹیڑھا حصہ اس کے اوپر والا ہے، اگر تم اسے سیدھا کرنا شروع کر دو گے تو اسے توڑ ڈالو گے اور اگر اسے یونہی چھوڑ دو گے تو پھر ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہ جائے گی۔ لہذا عورتوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت قبول کرو اور ان سے حسن سلوک کے ساتھ پیش آؤ۔"

---

[1] ۔ بخاری، صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب و قول اللہ تعالیٰ: ﴿و اذ قال ربك للملائكة انی جاعل فی الارض خلیفة﴾ البقرة: ۳۰، ح: ۳۳۳۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیز نبی کریم ﷺ نے ایک مقام پر عورتوں کو شیشیوں کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے فرمایا:

(يَا أَنْجَشَةُ، رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْقَوَارِيرِ) [1]

" انجشہ! شیشوں کو آہستگی سے لے چل "

عورتوں کے نزاکت کو شیشیوں سے تشبیہ دی گئی ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

(رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةُ، لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيرَ) [2]

"انجشہ آہستہ چال اختیار کر، ان شیشوں کو مت توڑ ۔"

عورتوں کی تخلیق میں ٹیڑھا پن ہے، لہذا اسی حالت میں ان سے فائدہ اٹھاؤ اور انھیں اپنے مزاج کے مطابق سیدھا کرنے کی کوشش نہ کرو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے اصلی مزاج کے اعتبار سے تمہارے خیالات سے اتفاق نہ کریں اور جھگڑے تک نوبت پہنچ جائے تو وہ جدائی کا باعث بن جائے، چنانچہ ایک حدیث میں اس کی وضاحت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (وَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهَا، كَسَرْتَهَا وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا) "اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ بیٹھو گے اور اس کا ٹوٹنا یہ کہ اسے طلاق ہو جائے گی۔" [3] اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت کا ٹیڑھا پن اس کے اوپر والے حصے، یعنی زبان میں ہے۔ یہ زبان سے اپنے ٹیڑھے پن کا اظہار کرے گی، نیز عورت زبان کے متعلق اصلاحی تربیت قبول کرنے پر جلدی آمادہ نہیں ہوتی بلکہ بعض اوقات معاملہ پہلے سے زیادہ تیز ہو جاتا ہے، لہذا اس کے ٹیڑھے پن پر صبر کرنا چاہیے، اسی میں خیر و برکت ہے۔ واضح رہے کہ عورت کا ضرورت سے زیادہ

1۔ بخاری، صحیح بخاری، کتاب الادب، باب مایجوز من الشعر والرجز والحداء وما یکرہ، ح: ٦١٤٩

2۔ بخاری، صحیح بخاری، کتاب الادب، باب المعاریض مندوحۃ عن الکذب، ح: ٦٢١١

3۔ مسلم، صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب الوصیۃ بالنساء، ح: ٣٦٤٣

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاموش رہنا اور شہادت حق کے وقت اپنی زبان پر مہر سکوت لگا لینا بھی اس ٹیڑھے پن کے برگ و بار ہیں۔ زبان کے متعلق اس قسم کے افراط و تفریط کا اکثر عورتیں شکار ہوتی رہتی ہیں۔[1]

ان مذکورہ بالا احادیث سے واضح ہوا کہ اسلام نے عورت کے مزاج کا کس قدر خیال رکھا ہے۔

چھٹی وصیت

محترم شوہر!

ذہن نشین رہے کہ شاید ہی کوئی ایسا گھر ہو جس میں مسائل اور اختلاف نہ ہو، حتی کہ نبی کریم ﷺ کا گھر بھی، کیا آپ کو معلوم ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن کریم میں نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کو، باوجود ان کے بلند مقام و مرتبہ کے، طلاق کی دھمکی دی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿عَسَىٰ رَبُّهُۥٓ إِن طَلَّقَكُنَّ أَن يُبْدِلَهُۥٓ أَزْوَٰجًا خَيْرًا مِّنكُنَّ﴾[2]

"اگر وہ (پیغمبر) تمہیں طلاق دے دیں تو بہت جلد انھیں ان کا رب تمہارے بدلے تم سے بہتر بیویاں عنایت فرمائے گا۔"

کیا آپ کو معلوم ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی بیویوں سے پورا ایک مہینہ علیحدگی اختیار کی، آپ تنہا رات بسر کرتے تھے، آپ پر اللہ کی رحمتیں اور سلامتیاں نازل ہوں، کیا آپ کو معلوم ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بیویوں کے درمیان بھی وہ جھگڑا واقع ہوا جو عموماً سوکنوں کے درمیان واقع ہوتا ہے۔

1۔ حماد، عبدالستار، ہدایۃ القاری شرح صحیح بخاری: ۵/۴۸۱، ۴۸۲

2۔ التحریم: ۶۶:۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فوائد:

1. چھوٹا، بڑا مسئلہ تو تقریبا ہر گھر میں بنتا رہتا ہے، حتی کہ نبی کریم ﷺ کے گھر بھی بنا تھا، ازواج مطہرات نے نبی کریم ﷺ سے نان ونفقہ میں اضافے کا مطالبہ کیا، نبی ﷺ کسی صورت اپنی زہد وقناعت والی زندگی چھوڑنے کے لیے تیار نہ تھے، بیویوں کے اصرار پر آپ کو سخت رنج وصدمہ ہوا اور آپ نے قسم کھائی کہ میں ایک ماہ تک تمہارے پاس نہیں آؤں گا، اسے ایلاء کہتے ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما نے بیان کیا کہ مجھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: ''جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں سے علیحدگی اختیار کی تو میں مسجد میں داخل ہوا، دیکھا کہ لوگ (متفکر بیٹھے ہوئے) کنکریوں کے ساتھ زمین پر نکتے بنا رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں کو طلاق دے دی ہے اور یہ حجاب کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ تو میں نے کہا، میں آج یہ بات ضرور معلوم کر کے رہوں گا۔'' خیر عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنھما کے پاس جانے اور انھیں نصیحت کا ذکر فرمایا۔ اس کے بعد فرمایا: ''میں داخل ہوا تو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام رباح (رضی اللہ عنہ) بالاخانے کی دہلیز پر موجود ہے، (جس بالاخانے میں آپ نے ایک ماہ بیویوں سے علیحدہ رہ کر گزارا) میں نے اسے آواز دی اور کہا اے رباح! میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے پاس جانے کی اجازت مانگو۔'' مختصر یہ کہ عمر رضی اللہ عنہ اجازت ملنے پر اندر گئے اور آپ کو مانوس کرنے کے لیے کچھ باتیں کہیں۔ فرماتے ہیں: ''میں نے کہا، یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ پر عورتوں کے معاملے میں کیا مشکل پیش آئے گی؟ سو اگر آپ ﷺ نے انھیں طلاق دے دی ہے تو اللہ آپ ﷺ کے ساتھ ہے اور اس کے فرشتے اور جبریل اور میں اور ابو بکر اور تمام مومن آپ ﷺ کے ساتھ ہیں۔ اور میں نے کم ہی کبھی کوئی بات کی اور میں اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں، مگر یہ امید رکھی کہ اللہ تعالیٰ میری بات کو سچا کر دے گا، تو یہ آیت یعنی آیت تخییر اتری: ﴿عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ﴾[1] ''اس کا رب قریب ہے،

[1] ۔التحریم:۶۶:۵

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اگروہ تمھیں طلاق دے دے کہ تمہارے بدلے اسے تم سے بہتر بیویاں دے دے۔''اور یہ آیت اتری :﴿وَ اِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِيْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ﴾[1]''اور اگر تم اس کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرو تو یقیناً اللہ خود اس کا مددگار ہے اور جبریل اور صالح مومن اور اس کے بعد تمام فرشتے مددگار ہیں۔''[2]

2. نبی کریم ﷺ کی بیویوں کے درمیان بھی جھگڑا ہوا جو عموماً سوکنوں کے درمیان ہوتا ہے، چنانچہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک بیوی کے پاس تشریف فرما تھے۔اس وقت ایک دوسری بیوی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک پیالے میں کچھ کھانے کی چیز بھیجی جن کے گھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تشریف فرما تھے۔ انہوں نے خادم کے ہاتھ پر (غصہ میں) مارا جس کی وجہ سے پیالہ گر کر ٹوٹ گیا۔پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالے کے ٹکڑے جمع کئے اور جو کھانا اس برتن میں تھا اسے بھی جمع کرنے لگے اور (خادم سے) فرمایا: (غَارَتْ أُمُّكُمْ) ''تمہاری ماں کو غیرت آگئی ہے۔''اس کے بعد خادم کو روکے رکھا حتی کہ پیالہ توڑنے والی بیوی کے گھر سے صحیح پیالہ منگوایا اور خادم کو دے کر اس بیوی کو بھجوادیا جس کا پیالہ توڑا گیا تھا۔[3]

سوکن پر غیرت کرنا فطرت میں ہے۔نبی ﷺ نے انصاف کے تقاضوں کے پیش نظر پیالہ تو صحیح واپس کیا لیکن غیرت میں آنے والی بیوی کا کوئی اور مؤاخذہ نہیں کیا۔

1۔التحریم:٦٦:٤

2۔مسلم، صحیح مسلم، کتاب الطلاق، باب في الإيلاء واعتزال النساء وتخيير هن...، ح:٣٦٩١

3۔بخاری، صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب الغیرة، ح:٥٢٢٥

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتویں وصیت

محترم شوہر!

اللہ تعالیٰ نے بیوی کے ساتھ صبر کرنے اور اس کے ساتھ اچھے طریقے سے رہنے کا حکم دیا ہے، اگرچہ آپ اسے ناپسند کرتے ہوں، اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

﴿وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَى أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا﴾[1]

''اور ان کے ساتھ اچھے طریقے سے رہو، پھر اگر تم انھیں ناپسند کرو تو ہو سکتا ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھ دے۔''

سنت میں اس کی دلیل ہمارے نبی ﷺ کا یہ فرمان ہے:

(لا يفرك[2] مؤمن مؤمنة، إن كرِهَ منها خُلقًا رضی منها آخر)[3]

''کوئی مؤمن مرد اپنی مؤمنہ بیوی سے بغض نہ رکھے، اگر اسے اس کی کوئی ایک عادت ناپسند ہو گی تو دوسری پسند بھی ہو گی۔''

1۔ النساء: ۴: ۱۹

2۔ فرك (س): بغض وعناد رکھنا، یہ لفظ صرف میاں بیوی کے لیے استعمال ہوتا ہے: فیروز آبادی، محمد بن یعقوب، القاموس المحیط: ۳/ ۳۱۵

3۔ مسلم، صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب الوصیة بالنساء، ح: ۳۶۴۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فوائد:

1. رب تعالیٰ نے خاوندوں کو بیویوں کے ساتھ اچھے طریقے سے رہنے کا حکم دیا ہے اور نبی کریم ﷺ نے بھی فرمایا:

(خيركم خيركم لأهله وأنا خيركم لأهلي)[1]

"تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو، اور تم سب کی نسبت میں اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہوں۔"

2. اللہ تعالیٰ نے بیوی کے ساتھ اچھے طریقے سے رہنے کے حکم کے ساتھ ہی فرمایا:

"پھر اگر تم انھیں ناپسند کرو تو ہو سکتا ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھ دے۔" یعنی اگر تمہیں کسی اخلاقی کمزوری یا صورت اچھی نہ ہونے کی وجہ سے ان سے نفرت ہو جائے اور ان کو طلاق دینا چاہو تو بھی فوراً طلاق نہ دو بلکہ ان سے اچھے طریقے کے ساتھ رہو ممکن ہے ان کی صحبت سے تمہیں نیک اولاد مل جائے یا مال و دولت میں برکت ہو جائے اور اس وجہ سے تمہارے دل میں نفرت کی جگہ محبت لے لے۔ اسی طرح ممکن ہے کہ اس کی اخلاقی کمزوری ختم ہو جائے اور تمہاری پسندیدہ صفات اس میں پیدا ہو جائیں، پھر تم ایک خوبصورت زندگی گزارو۔

---

[1] ۔ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب حسن معاشرۃ النساء، ح: ۱۹۷۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آٹھویں وصیت

محترم شوہر!

یاد رکھیئے! اگر بیوی آپ کی فرمانبر داری کر رہی ہے تو اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی سبب کے اس پر ظلم کرنے سے منع فرمایاہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا﴾[1]

"پھر اگر وہ تمہاری فرماں برداری کریں تو ان پر (زیادتی کا) کوئی راستہ تلاش نہ کرو، بے شک اللہ ہمیشہ سے بہت بلند، بہت بڑا ہے۔"

فوائد:

ہمارے معاشرہ میں بیوی پر ظلم کی چند صورتیں درج ذیل ہیں:

۱۔ بعض الناس عورت پر بے جا ظلم و ستم کرتے ہیں اور بسااوقات اختلاف کی صورت میں اسے صرف طعن و تشنیع اور گالیاں نہیں دیتے بلکہ اس کے والدین و خاندان کو بھی گالیاں دیتے ہیں۔ یہ غیر اخلاقی جرم ہے۔

۲۔ بعض حضرات بیوی کے نان ونفقہ میں بھی کوتاہی برتتے ہیں، حالانکہ بیوی کا نان ونفقہ خاوند کے ذمہ ہے، جیساکہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

(وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ)[2]

"اوران کا تم پر یہ حق ہے کہ ان کی روٹی اوران کا کپڑا دستور کے موافق تمہارے ذمہ ہے۔"

۲۔ بعض لوگ عورت کے ذاتی مال میں اس کی رضامندی کے بغیر تصرف کرتے ہیں، اس کے نہ دینے پر ظلم کرتے ہوئے اسے مارتے ہیں۔ یہ جائز نہیں ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

1۔ النساء:۴:۳۴

2۔ مسلم، صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجۃ النبی ﷺ، ح:۲۹۵۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿فَمَا اسْتَمْتَعْتُم بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُم بِهِ مِن بَعْدِ الْفَرِيضَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا﴾[1]

''پھر جن عورتوں سے تم فائدہ اٹھاؤ، پس انھیں ان کے مہر دو، جو مقرر شدہ ہوں اور تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں جس پر تم مقرر کر لینے کے بعد آپس میں راضی ہو جاؤ، بے شک اللہ ہمیشہ سے سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے۔''

اس آیت سے معلوم ہوا کہ میاں بیوی باہمی رضامندی سے طے شدہ مہر میں کمی بیشی کر لیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ عورت اپنے حق مہر میں سے اگر کچھ چھوڑنا چاہے تو اسے اختیار ہے وگرنہ شوہر کو پورا ادا کرنا ہوگا، اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَأْخُذَ عَصَا أَخِيهِ بِغَيْرِ طِيبِ نَفْسِهِ)[2]

''کسی بھی آدمی کے لیے اپنے (مسلمان) بھائی کی لاٹھی اس کی رضامندی بغیر لینا جائز نہیں۔''

یہاں ''اخیہ'' کا لفظ تغلیباً بولا گیا ہے۔ یہ حکم مرد وزن دونوں کو شامل ہے جس میں بیوی بھی ہے۔

نویں وصیت

محترمہ بیوی!

یاد رکھیے! بے شک ازدواجی زندگی آپ پر اللہ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے، نبی کریم ﷺ نے عورتوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

1۔ النساء: ۴: ۲۴

2۔ احمد بن حنبل، مسند احمد، ح: ۲۳۶۰۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(لَعَلَّ إِحْدَاكُنَّ أَنْ تَطُولَ أَيْمَتُهَا بَيْنَ أَبَوَيْهَا وَتَعْنُسَ، فَيَرْزُقَهَا اللهُ عز وجل زَوْجًا وَيَرْزُقَهَا مِنْهُ مَالًا وَوَلَدًا)[1]

"ممکن ہے کہ تم میں سے کوئی عورت لمبی عمر اپنے والدین کے پاس گزارے، پھر اللہ اسے شوہر عطا کرے، پھر اس سے مال واولاد عطا کرے۔"

خاوند، اولاد اور مال کو رزق (جیسی نعمت) کا نام دیا گیا ہے اور نعمت کی حفاظت کی جاتی ہے نہ کہ اس میں کمی کوتاہی۔

فوائد:

1. ازدواجی زندگی جس طرح خاوند کے لیے نعمت ہے اسی طرح بیوی کے لیے بھی عظیم نعمت ہے۔

2. اے محترمہ! اگر آپ اولاد کو نعمت الٰہی سمجھتی ہیں تو یہ خاوند کے ذریعہ سے ملی ہے، لہذا اس پر آپ کو اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کرنی چاہیے، خاوند کی اطاعت کرنا اور اس کا احترام کرنا، یہ اللہ کی نعمت کی قدردانی ہے اور اس کی شکر گزاری میں شامل ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ۖ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ﴾[2]

"اور جب تمہارے رب نے صاف اعلان کر دیا کہ بے شک اگر تم شکر کرو گے تو میں ضرور ہی تمھیں زیادہ دوں گا اور بے شک اگر تم ناشکری کرو گے تو بلاشبہ میرا عذاب یقیناً بہت سخت ہے۔"

اس کے ساتھ ساتھ اس نعمت کے دوام کے لیے بھی یہ دعا مانگنی چاہیے:

(اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ)[3]

1۔ احمد بن حنبل، مسند احمد، ح: ۲۷۵۶۱

2۔ سورہ ابراہیم: ۱۴: ۷

3۔ مسلم، صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار، باب اکثر اھل الجنۃ الفقراء واکثر اھل النار النساء وبیان الفتنۃ بالنساء، ح: ۶۹۴۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے، تیری عافیت کے ہٹ جانے سے، تیری ناگہانی سزا سے اور تیری ہر طرح کی ناراضی سے۔"

3. یاد رکھیں! خاوند کی ناشکری کرنا دوزخ میں لے جانے کا سبب ہے، چنانچہ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(أُرِيتُ النَّارَ فَإِذَا أَكْثَرُ أَهْلِهَا النِّسَاءُ، يَكْفُرْنَ» قِيلَ: أَيَكْفُرْنَ بِاللَّهِ؟ قَالَ: يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ، ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ)[1]

"مجھے دوزخ دکھلائی گئی تو اس میں زیادہ تر عورتیں تھیں جو کفر کرتی ہیں۔ کہا گیا حضور کیا وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خاوند کی ناشکری کرتی ہیں۔ اور احسان کی ناشکری کرتی ہیں۔ اگر تم عمر بھر ان میں سے کسی کے ساتھ احسان کرتے رہو۔ پھر تمہاری طرف سے کبھی کوئی ان کے خیال میں ناگواری کی بات ہو جائے تو فوراً کہہ اٹھے گی کہ میں نے کبھی بھی تجھ سے کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔"

دسویں وصیت

محترمہ بیوی!

یاد رکھیئے! بے شک خاوند کی فرمانبرداری کرنا آپ کے جنت کے داخلہ کے اسباب میں سے ہے، چنانچہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

(إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَحَفِظَتْ فَرْجَهَا وَأَطَاعَتْ زَوْجَهَا قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتِ)[2]

1۔ بخاری، صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب کفران العشیر، وکفر دون کفر، ح:۲۹

2۔ احمد بن حنبل، مسند احمد، ح:۱۶۶۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”جب عورت پانچ نمازیں ادا کرے، ایک ماہ (رمضان) کے روزے رکھے، اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے تو اسے کہا جائے گا: جنت کے جس دروازے سے چاہو داخل ہو جاؤ۔“

جب آپ جانتی ہیں کہ جنت مشقت والے اعمال سے ڈھانپ دی گئی ہے تو یہ چار اعمال نفس کی پوری کوشش و صبر کے محتاج ہیں، ایک عظیم اجر کو پانے کے لیے اور وہ جنت ہے۔

فوائد:

1. بیوی پر خاوند کی اطاعت فرض ہے حتی کہ خاوند کی اجازت کے بغیر وہ نفلی روزہ بھی نہیں رکھ سکتی، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

(لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ)[1]

”عورت کے لئے جائز نہیں کہ اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ رکھے۔“

2. اے محترمہ! اگر آپ نے خاوند کی اطاعت کرکے اسے راضی کر لیا تو آپ کے لیے بہت بڑی خوشخبری ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتْ الْجَنَّةَ)[2]

”جو عورت مر جائے اور اس کا شوہر اس سے خوش ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گی۔“

3. اگر آپ خاوند کے بلاوے پر اس کے بستر پر نہ گئی اور خاوند رات بھر اس وجہ سے ناراض رہا کہ آپ نے اس کی یہ بات نہیں مانی تو اس پر بڑی سخت وعید بیان کی گئی ہے، چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

1۔ بخاری، صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب لاتاذن المرأة بیت زوجها لاحد الا باذنه، ح: ۵۱۹۵

2۔ ترمذی، جامع ترمذی، ابواب الرضاع عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء فی حق الزوج علی المراة، ح: ۱۱۶۱

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ)[1]

''اگر کسی مرد نے اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلایا، لیکن اس نے آنے سے انکار کر دیا اور مرد اس پر غصے ہو کر سو گیا، تو صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔''

حدیث میں رات کا وقت عام حالات کے پیش نظر ہے بصورت دیگر یہ وعید تو حقوق زوجیت کے انکار پر ہے، خواہ وہ دن کا وقت ہو۔ ایک دوسری حدیث میں ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهَا، فَتَأْبَى عَلَيْهِ، إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا)[2]

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کوئی مرد نہیں جو اپنی بیوی کو اس کے بستر کی طرف بلائے اور وہ انکار کرے مگر وہ جو آسمان میں ہے اس سے ناراض رہتا ہے یہاں تک کہ وہ (شوہر) اس سے راضی ہو جائے۔''

4. قیامت کے روز شوہر کی نافرمان عورت کے بارے سخت وعید بیان کی گئی ہے، چنانچہ صحابی رسول عمر بن الحارث بن المطلق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

(كَانَ يُقَالُ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اثْنَانِ امْرَأَةٌ عَصَتْ زَوْجَهَا وَإِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ قَالَ هَنَّادٌ قَالَ جَرِيرٌ قَالَ مَنْصُورٌ فَسَأَلْنَا عَنْ أَمْرِ الْإِمَامِ فَقِيلَ لَنَا إِنَّمَا عَنَى بِهَذَا أَئِمَّةً ظَلَمَةً فَأَمَّا مَنْ أَقَامَ السُّنَّةَ فَإِنَّمَا الْإِثْمُ عَلَى مَنْ كَرِهَهُ)[3]

---

[1]۔ بخاری، صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذا قال احدکم: آمین والملائکۃ فی السماء، آمین، ح: ۳۲۳۷

[2]۔ مسلم، صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم امتناعھا من فراش زوجھا، ح: ۱۴۳۶

[3]۔ ترمذی، جامع ترمذی، ابواب الصلاۃ عن رسول اللہ ﷺ، باب ماجاء فیمن اَمّ قوما وھم لہ کارھون، ح: ۳۵۹

یہ حدیث مرفوع حکمی ہے: مبارک پوری، محمد، عبدالرحمٰن بن عبدالرحیم، تحفۃ الاحوذی بشرح جامع ترمذی: ۲/۲۹۰

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

”کہا جاتا تھا کہ قیامت کے روز سب سے سخت عذاب دو طرح کے لوگوں کو ہوگا: ایک اس عورت کو جو اپنے شوہر کی نافرمانی کرے، دوسرے اس امام کو جسے لوگ ناپسند کرتے ہوں۔ منصور کہتے ہیں کہ ہم نے امام کے معاملے میں پوچھا تو ہمیں بتایا گیا کہ اس سے مراد ظالم ائمہ ہیں، لیکن جو امام سنت قائم کرے تو گناہ اس پر ہوگا جو اسے ناپسند کرے۔“

5. اتنی سخت وعیدوں سے بچنا اور جنت کو حاصل کرنا، نفس کی پوری کوشش اور صبر ہی کے ذریعہ ممکن ہو سکتا ہے، جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے: ”جب اللہ تعالیٰ جنت اور جہنم کو پیدا کر چکا تو جبرئیل کو جنت کی طرف بھیجا اور کہا: جنت اور اس میں جنتیوں کے لیے جو کچھ ہم نے تیار کر رکھا ہے، اسے جا کر دیکھو'، آپ نے فرمایا: 'وہ آئے اور جنت کو اور جنتیوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے جو تیار کر رکھا ہے اسے دیکھا: آپ نے فرمایا: 'پھر اللہ کے پاس واپس گئے اور عرض کیا: تیری عزت کی قسم! جو بھی اس کے بارے میں سن لے اس میں ضرور داخل ہوگا، پھر اللہ نے حکم دیا تو وہ ناپسندیدہ اور تکلیف دہ چیزوں سے گھیر دی گئی، اور اللہ نے کہا: اس کی طرف دوبارہ جاؤ اور اس میں جنتیوں کے لیے ہم نے جو تیار کیا ہے اسے دیکھو۔ آپ نے فرمایا: 'جبریل علیہ السلام جنت کی طرف دوبارہ گئے تو وہ ناپسندیدہ اور تکلیف دہ چیزوں سے گھری ہوئی تھی چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ کے پاس لوٹ کر آئے اور عرض کیا: مجھے اندیشہ ہے کہ اس میں کوئی داخل ہی نہیں ہوگا، اللہ نے کہا: جہنم کی طرف جاؤ اور جہنم کو اور جو کچھ جہنمیوں کے لیے میں نے تیار کیا ہے اسے جا کر دیکھو، (انہوں نے دیکھا کہ) اس کا ایک حصہ دوسرے پر چڑھ رہا ہے، وہ اللہ کے پاس آئے اور عرض کیا: تیری عزت کی قسم! اس کے بارے میں جو بھی سن لے اس میں داخل نہیں ہوگا۔ پھر اللہ نے حکم دیا تو وہ شہوات سے گھیر دی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کی طرف دوبارہ جاؤ، وہ اسکی طرف دوبارہ گئے اور (واپس آکر) عرض کیا:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تیری عزت کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اس سے کوئی نجات نہیں پائے گا بلکہ اس میں داخل ہو گا'۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔[1]

گیارھویں وصیت

محترمہ بیوی!

بغیر کسی شرعی سبب کے طلاق کا مطالبہ کرنا قیامت والے دن سزا کے مستحق ہونے کا سبب ہے، ارشاد نبوی ﷺ ہے:

(أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا فِي غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ)[2]

"جو عورت بغیر کسی وجہ کے اپنے شوہر سے طلاق مانگتی ہے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔"

خلع کا مطالبہ بغیر کسی سبب کے کرنا منافقت کی علامت ہے، ارشاد نبوی ﷺ ہے:

(الْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ)[3]

"(بغیر سبب کے) خلع لینے والی عورتیں منافق ہیں۔"

فوائد:

خلع: "خلع الثوب" سے ماخوذ ہے جس کے معنی کپڑے اتارنا ہیں۔ قرآن کریم کے واضح اور صاف بیان کے مطابق عورت مرد کے لیے اور مرد عورت کے لیے لباس ہے۔ چونکہ میاں بیوی خلع کے

1۔ ترمذی، جامع ترمذی، ابواب صفۃ الجنۃ عن رسول اللہ ﷺ، باب ماجاء حفت الجنۃ بالمکارہ، وحفت النار بالشھوات، ح:۲۵۶۰

2۔ ابوداود، سنن ابی داود، کتاب الطلاق، باب فی الخلع، ح:۲۲۲۶

3۔ ترمذی، جامع ترمذی، ابواب الطلاق واللعان عن رسول اللہ ﷺ، باب ماجاء فی المختلعات، ح:۱۱۸۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذریعے سے ایک دوسرے سے الگ ہو جاتے ہیں،اس لیے اس کا نام خلع رکھا گیا ہے۔حسی لباس اتارنا ''خلع ''خاء کے زبر اور معنوی لباس اتارنا''خلع ''خاء کے پیش کے ساتھ ہے۔شریعت کی اصطلاح میں خلع یہ ہے کہ عورت مہر میں وصول کی ہوئی رقم شوہر کو واپس دے کر اس سے علیحد گی اختیار کرے۔ بلاوجہ بیوی کا خاوند سے طلاق کا مطالبہ کرنا حرام ہے۔اس کی مذمت پر متن میں دو احادیث گزر چکی ہیں، لیکن اگر عورت اپنے شوہر کو اس کی شکل وصورت یا سیرت واخلاق یا دین وشریعت یا عمر میں بڑے ہونے یا کمزور ہونے کی وجہ سے ناپسند کرتی ہو اور اسے خطرہ ہو کہ خاوند کی فرمانبرداری میں اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کر سکے گی تو اس کے لیے جائز ہے کہ مال وغیرہ بطور فدیہ دے کر خلع اور علیحد گی اختیار کر لے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:''اگر میاں بیوی کو اندیشہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی حدود قائم نہیں رکھ سکیں گے تو ان پر (خلع میں) کوئی گناہ نہیں ہے۔''[1] خلع دو طرح سے کیا جاسکتا ہے:

1. خلع پر میاں بیوی دونوں راضی ہوں اور گھر میں ہی معاملہ طے کر کے ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں۔
2. اگر ان کا آپس میں اتفاق نہ ہو سکے تو حاکم وقت ان دونوں کے درمیان علیحد گی کروادے گا۔مرد کو طلاق دینے کا اختیار ہے لیکن اگر عورت پر ظلم ہو رہا ہو اور وہ اسے طلاق بھی نہ دے اور حسن معاشرت کا مظاہرہ بھی نہ کرے تو عورت کو اپنے خاوند سے جان چھڑانے کا پورا پورا حق حاصل ہے ،اسی کو اسلام نے خلع سے تعبیر کیا ہے کہ وہ کچھ دے دلا کر حاکم وقت کے ذریعے سے اپنے خاوند سے خلاصی کر لے۔[2]

---

[1]۔البقرۃ:۲:۲۲۹

[2]۔حماد،عبدالستار،ہدایۃالقاری شرح صحیح البخاری:۸/۲۴۴بتصرف یسیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بارہویں وصیت

محترمہ بہن!

ذہن نشین رہے کہ خاوند کے ساتھ سونے سے پہلے صلح کی کوشش کرنا جنتی عورتوں کی علامت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

(أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِنِسَائِكُمْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْوَدُودُ، الْوَلُودُ، الْعَؤُودُ عَلَى زَوْجِهَا، الَّتِي إِذَا آذَتْ أَوْ أُوذِيَتْ، جَاءَتْ حَتَّى تَأْخُذَ بِيَدِ زَوْجِهَا، ثُمَّ تَقُولُ وَاللهِ لَا أَذُوقُ غُمْضًا حَتَّى تَرْضَى)[1]

"کیا میں تمہیں تمہاری جنتی بیویوں کے بارے نہ بتاؤں جو اپنے شوہروں سے بہت زیادہ محبت کرنے والی ، زیادہ بچے جننے والی اور بار بار شوہر کی طرف آنے والی ہوں گی، وہ بیوی جب (خاوند کو) تکلیف دے یا اسے خود کو تکلیف ملے تو خاوند کے پاس آکر اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھے اور کہے جب تک تم راضی نہیں ہو گے میں ایک لقمہ بھی نہیں چکھوں گی۔"

فوائد:

1. یاد رکھیں! جنتی بیویوں کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ اپنے خاوندوں سے صلح کی کوشش کرتی ہیں، یہ صفت صرف گھر بسانے کے لیے ضروری نہیں بلکہ جنت میں جانے کے لیے بھی ضروری ہے۔
2. اگر عورت شوہر کی ناراضگی کی حالت میں رات گزارتی ہے تو اس کی نماز اس کانوں سے اوپر تجاوز ہی نہیں کرتی مطلب قبول ہی نہیں ہوتی، ارشاد نبوی ﷺ ہے:

1۔ نسائی، السنن الکبری للنسائي، ط الرسالۃ: ۲۵۱/۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ثَلَاثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ آذَانَهُمْ الْعَبْدُ الْآبِقُ حَتَّى يَرْجِعَ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَإِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ)[1]

"تین لوگوں کی نماز ان کے کانوں سے اوپر نہیں جاتی: ایک بھگوڑے غلام کی جب تک کہ وہ (اپنے مالک کے پاس) لوٹ نہ آئے، دوسرے عورت کی جو رات گزارے اور اس کا شوہر اس سے ناراض ہو، تیسرے اس امام کی جسے لوگ ناپسند کرتے ہوں۔"

نوٹ:

عمل کی قبولیت کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ الصحة والإجزاء: اس سے مراد فقط فرض کی ادائیگی ہے کہ اس کے ذمے جو فرض تھا، وہ اس نے پورا کر دیا لیکن اس کے نتیجے میں اسے کوئی اجر و ثواب اور اللہ کی خوشنودی نہیں ملے گی۔

۲۔ ثمرة الطاعه: اس سے مراد عمل کا اجر و ثواب ہے کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو کر اپنے بندے کو اکرام و انعام سے نوازتا ہے۔ یہاں قبولیت کی نفی سے دوسری قسم مراد ہے کہ انہیں ثمرۃ الطاعہ نہیں ملے گا۔[2]

3. حدیث میں مذکور لفظ "الولود" کی اہمیت: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ, فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ)[3]

"ایسی عورتوں سے شادی کرو جو بہت محبت کرنے والی اور بہت بچے جننے والی ہوں۔ بلاشبہ میں تمہاری کثرت سے دیگر امتوں پر فخر کرنے والا ہوں۔"

1۔ ترمذی، جامع ترمذی، ابواب الصلاۃ عن رسول اللہ ﷺ، باب ماجاء فیمن ام قوما وھم لہ کارھون، ح: ۳۶۰

2۔ الحنبلی، ابن رجب، عبدالرحمٰن بن شہاب الدین، جامع العلوم والحکم، ص: ۱۲۱

3۔ ابوداود، سنن ابی داؤد، کتاب النکاح، باب النھی عن تزویج من لم یلد من النساء، ح: ۲۰۵۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیرہویں وصیت

محترمہ بہن!

آپ کے رب نے آپ کو شوہر سے صلح کی ترغیب دلائی ہے، اگر آپ اس کی کسی قسم کی زیادتی یا بے رخی سے ڈریں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِن بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَن يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ وَأُحْضِرَتِ الْأَنفُسُ الشُّحَّ وَإِن تُحْسِنُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا﴾[1]

"اور اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے کسی قسم کی زیادتی یا بے رخی سے ڈرے تو دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ آپس میں کسی طرح کی صلح کر لیں اور صلح بہتر ہے، اور تمام طبیعتوں میں حرص (حاضر) رکھی گئی ہے اور اگر تم نیکی کرو اور ڈرتے رہو تو بے شک اللہ اس سے جو تم کرتے ہو، ہمیشہ سے پورا باخبر ہے۔"

سو بعض فیصلوں، مسائل اور حقوق سے خاوند کے حق میں دست بردار ہو جانا عورت کے حق میں عیب نہیں ہے بلکہ اس کا کمال ہے۔

فوائد:

1. وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ "....: نُشُوزًا" کا مطلب ہے زیادتی، لڑائی جھگڑا، اعراض، بے رخی۔ "نشوز" یا "اعراض" یہ ہے کہ اس سے بدسلوکی کرے، اس کو حقیر سمجھے، اس کے پاس سونا بیٹھنا چھوڑ دے، اسے نان و نفقہ نہ دے، مارنے کے لیے بہانے تراشے، یا اس کے پاس اور بیوی ہے جسے وہ زیادہ چاہتا ہے، اس لیے اس کی طرف توجہ کم ہے، تو اس صورت میں دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں، ایک تو یہ کہ عورت سمجھے کہ میں اسی شخص کے نکاح میں رہوں تو میرے حق میں بہتر ہے، خواہ مجھے

1۔ النساء: ۴: ۱۲۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے کچھ حقوق چھوڑنے پڑیں۔ دوسری یہ کہ وہ اس سے علیحدہ ہو جائے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِن يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللَّهُ كُلًّا مِّن سَعَتِهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ وَاسِعًا حَكِيمًا﴾[1]

"اور اگر وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں تو اللہ ہر ایک کو اپنی وسعت سے غنی کر دے گا اور اللہ ہمیشہ سے وسعت والا، کمال حکمت والا ہے۔"

2. اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا": صُلْحًا "کی تنکیر (کسی طرح کی صلح) سے معلوم ہوتا ہے کہ میاں بیوی آپس میں کسی طریقے سے بھی صلح کر لیں تو ان پر کوئی گناہ و قدغن نہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

(الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ الْمَرْأَةُ لَيْسَ بِمُسْتَكْثِرٍ مِنْهَا يُرِيدُ أَنْ يُفَارِقَهَا، فَتَقُولُ: أَجْعَلُكَ مِنْ شَأْنِي فِي حِلٍّ، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِي ذَلِكَ)[2]

"کسی مرد کے پاس کوئی عورت ہوتی اور اب وہ اسے مزید نہ رکھنا چاہتا اور طلاق دینے کا ارادہ کرتا تو وہ عورت کہہ دیتی کہ (مجھے طلاق نہ دے، اپنے نکاح میں رہنے دے) میں اپنی باری کے بارے میں تمھیں اجازت دیتی ہوں (کہ تو جس بیوی کے پاس چاہے رہے) چنانچہ یہ آیت اس سلسلے میں نازل ہوئی۔"

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سودہ رضی اللہ عنہا کو اندیشہ لاحق ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھیں طلاق دے دیں گے تو انھوں نے عرض کیا: "اے اللہ کے رسول ﷺ! میری باری کا دن عائشہ کو دے دیں مگر مجھے طلاق نہ دیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا، اس پر یہ آیت اتری: ﴿وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِن بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا﴾ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "وہ دونوں جس چیز پر صلح کر لیں وہ جائز ہے۔"[3]

1۔ النساء: ۴:۱۳۰

2۔ بخاری، صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب "ان امراۃ خافت ..."، ح: ۴۶۰۱

3۔ ترمذی، جامع ترمذی، ابواب التفسیر عن رسول اللہ ﷺ، باب ومن سورۃ النساء، ح: ۳۰۴۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا عمر رسیدہ ہو گئیں تو انھوں نے اپنا دن عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کا دن بھی عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گزارتے تھے۔[1]

3. وَالصُّلْحُ خَيْرٌ :یعنی صلح ہر حال میں بہتر ہے، کیونکہ شیطان اپنے کارندوں میں سے اس کارندے کو اپنے قریب کر کے شاباش دیتا ہے جو میاں بیوی کے درمیان جدائی کروادے۔[2]

چودھویں وصیت

محترم شوہر صاحب اور محترمہ بیگم صاحبہ!

آپ دونوں خاندان اور دوستوں کے ساتھ گھریلو مسائل ذکر کرنے سے گریز کریں، اگر ضرورت محسوس ہو تو باعتماد خیر خواہ سے مشورہ کریں جو دونوں کے فائدے پر مکمل غیر جانبداری کے ساتھ رہنمائی کرے، جہاں تک خاندان اور دوست کی بات کا تعلق ہے تو وہ بسا اوقات رشتہ داری اور دوستی سے متاثر ہونے کے سبب تم میں سے کسی ایک کی طرف داری کرے گا، تو وہ اس کی غلطی پر مدد کرے گا نہ کہ درستگی پر رہنمائی کرے گا۔

فوائد:

1. میاں بیوی کے درمیان اگر کوئی چھوٹا بڑا مسئلہ بنے تو اسے لوگوں کے سامنے بیان نہیں کرنا چاہیے بلکہ پردہ پوشی کرنی چاہیے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(ومن ستر مسلماً ستره الله يوم القيامة)[3]

”اور جس شخص نے کسی مسلمان کا عیب چھپایا اللہ تعالیٰ قیامت دن اس کے عیب چھپائے گا۔“

1۔ بخاری، صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب المرأة تهب یومها من زوجها لضرتها، وکیف یقسم ذلک، ح: ۵۲۱۲
2۔ مسلم، صحیح مسلم، کتاب صفات المنافقین واحکامهم، باب تحریش الشیطان وبعثه سرایاه لفتنة الناس، ح: ۷۱۰۶

3۔ بخاری، صحیح بخاری، کتاب المظالم والغصب، باب لا یظلم المسلم المسلم ولا یسلمه، ح: ۲۴۴۲

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں:

(وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)[1]

"اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔"

2. ہاں اگر کوئی مسئلہ حل کروانے کے لیے کسی کو مشیر بنانا چاہتے ہیں تو وہ غیر جانبدار، خیر خواہ اور امین ہونا چاہیے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ)[2]

"جس سے مشورہ لیا جائے، وہ امانت سنبھالنے والا ہوتا ہے۔"

پندرہویں وصیت

محترم شوہر صاحب اور محترمہ بیگم صاحبہ!

تم دونوں کا لفظی تکرار سنجیدگی اور معقولیت پر مبنی ہونا چاہیے، دونوں کو تکبر اور انا پرستی سے دور رہنا چاہیے، تمہاری آپس کی گفتگو محبت اور مودت کی بنیادوں پر مکمل ہونی چاہیے اور گفتگو کا مقصود صلح اور حق (کو پانا) ہونا چاہیے نہ کہ دوسرے سے انتقام اور بدلہ لینا۔

فوائد:

1. تم دونوں کے درمیان لفظی تکرار ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں بلکہ اہم بات تو یہ ہے کہ اسے سنجیدگی کے ساتھ سلجھایا جائے یہ تب ہی ممکن ہے جب اس سلجھاؤ کے لیے کی جانے والی گفتگو محبت و مودت پر مبنی ہو، تکبر و انا پرستی اور ضد سے خالی ہو اور یہ تب ہی ممکن ہے جب گفتگو کا مقصود و

1۔ مسلم، صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القران و علی الذکر، ح: ۶۸۵۳

2۔ ابو داود، سنن ابی داؤد، کتاب النوم، باب فی المشورۃ، ح: ۵۱۲۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مطلوب صلح ہو نہ کہ انتقام و بدلہ لینا کیونکہ جہاں اللہ تعالی نے فرمایا کہ اگر میاں بیوی کے درمیان مخالفت کا اندیشہ ہو تو دونوں کی طرف ان کے خاندان میں سے ایک ایک منصف مقرر کرو تو وہاں بھی یہ واضح طور پر فرمایا ہے:

﴿إِن يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا﴾[1]

"اگر وہ دونوں اصلاح چاہیں گے تو اللہ دونوں کے درمیان موافقت پیدا کر دے گا۔ بے شک اللہ ہمیشہ سے سب کچھ جاننے والا، ہر چیز کی خبر رکھنے والا ہے۔"

2. لفظی تکرار کو سلجھانے کے لیے گفتگو میں محبت و مودت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ محدث ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

انسانی زندگی کا ہر کام کسی نہ کسی سبب کی بنا پر ہے، ان اسباب و محرکات کا گہری نظر سے جائزہ لیا جائے تو یہ سلسلہ ایک سبب پر جا کر رک جاتا ہے اور وہ ہے "محبت" کہ ہر کام کسی "محبوب" کی محبت میں ہو رہا ہے۔ وہ محبوب زندگی ہو، صحت و جوانی ہو، مال و دولت ہو، محل و مکان ہو، ماں باپ ہوں، بیوی بچے ہوں، وطن ہو، یا قوم و برادری ہو، غرضیکہ سب کام کسی محبوب کی محبت کا نتیجہ ہیں۔[2]

سولہویں وصیت

محترم شوہر صاحب اور محترمہ بیگم صاحبہ!

حالت کی اصلاح اور دلوں کو جوڑنے کے لیے قیام اللیل اور سجدے میں دعا کے ذریعے اللہ تعالی کی طرف رجوع کیجئے، ارشاد باری تعالی ہے:

1۔ النساء:٤:٣٥

2۔ اثری، ارشاد الحق، فلاح کی راہیں:٩٩،٩٨

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَّا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾[1]

''ان کے دلوں میں باہمی الفت بھی اسی نے ڈالی ہے، زمین میں جو کچھ ہے تو اگر سارا کا سارا بھی خرچ کر ڈالتا تو بھی ان کے دل آپس میں نہ ملا سکتا۔ یہ تو اللہ ہی نے ان میں الفت ڈال دی ہے وہ غالب حکمتوں والا ہے۔''

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

(إنَّ القُلوبَ بينَ إصْبُعَيْنِ مِن أصابعِ اللّٰهِ يقلبُها كيفَ شاءَ)[2]

''لوگوں کے دل اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں جیسا چاہتا ہے انہیں الٹتا پلٹتا رہتا ہے۔''

فوائد:

1. دلوں میں نرمی والفت ڈالنا اللہ تعالٰی کے اختیار میں ہے، اس حوالے سے مصنف نے دو دلیلیں ذکر کی ہیں، اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(إذا أراد الله بأهل بيت خيرا أدخل عليهم الرفق)[3]

''جب اللہ تعالٰی کسی گھر والوں سے خیر وبھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو ان کو نرمی کرنے کی توفیق دیتا ہے۔''

ایک دوسری روایت میں ہے:

(إن الله إذا أحب أهل بيت أدخل عليهم الرفق)[4]

''یقیناً جب اللہ تعالٰی کسی گھرانہ سے محبت کرتا ہے تو ان کو نرمی کرنے کی توفیق دے دیتا ہے۔''

---

[1] ۔الانفال:۸:۶۳

[2] ۔ترمذی، جامع ترمذی، ابواب القدر عن رسول اللہ ﷺ، باب ماجاء ان القلوب بین اصبعی الرحمٰن، ح:۲۱۴۰

[3] ۔البانی، محمد ناصر الدین، صحیح الجامع، ح:۳۰۳

[4] ۔البانی، صحیح الجامع، ح:۱۷۰۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان تمام ادلہ کا تقاضہ یہ ہے کہ دلوں کے رب سے ان کی اصلاح اور ان میں باہمی الفت و محبت اور نرمی ڈالنے کی دعا کی جائے۔

2. اسی وجہ سے مصنف نے دعا کے دو اہم مواقع کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان میں دلوں کو جوڑنے کے لیے دعا کی جائے: ۱) قیام اللیل میں دعا کرنا: قیام اللیل ایک مبارک عمل ہے، اس میں دونوں کو حالات کی درستگی اور دلوں کی اصلاح کے لیے دعا کرنی چاہیے، چنانچہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ)[1]

"رات میں ایک گھڑی ایسی ہے۔ جو مسلمان بندہ بھی اس کو پالیتا ہے۔ اس میں وہ دنیا و آخرت کی کسی بھی خیر اور بھلائی کا سوال کرتا ہے تو اللہ اسے وہ (بھلائی) ضرور عطا فرمادیتا ہے۔ اور یہ گھڑی ہر رات میں ہوتی ہے۔"

ہر رات میں ایک گھڑی تو یقینی ہے مگر اس کا تعین کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے، لیکن صحیح مسلم کی ایک دوسری روایت سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ گھڑی رات کے آخری تہائی حصے میں ہے، وہ روایت یہ ہے:

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ اللّٰهُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ حِينَ يَمْضِي ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ فَلَا يَزَالُ كَذٰلِكَ حَتَّى يُضِيءَ الْفَجْرُ)[2]

"سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ ہر رات کو، جب رات کا پہلا تہائی حصہ گزر جاتا ہے، دنیا کے آسمان پر نزول فرماتا ہے اور

1۔ مسلم، صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب فی اللیل ساعۃ مستجابۃ فیھا الدعاء، ح: ۱۷۷۰
2۔ مسلم، صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب الترغیب فی الدعاء والذکر فی آخر اللیل، والاجابۃ فیہ، ح: ۱۷۷۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہتا ہے: میں بادشاہ ہوں، صرف میں بادشاہ ہوں، کون ہے جو مجھے پکارتا ہے کہ میں اس کی پکار کو سنوں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اسے دوں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اسے معاف کروں؟ وہ یہی اعلان فرماتا رہتا ہے حتیٰ کہ صبح چمک اٹھتی ہے۔"

۲) سجدہ میں دعا کرنا: سجدہ قرب الٰہی کا اہم ترین ذریعہ ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس حدیث سے باخوب لگایا جاسکتا ہے جس میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي، يَقُولُ: يَا وَيْلَهُ - وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ: يَا وَيْلِي - أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَأُمِرْتُ بِالسُّجُودِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ)[1]

"جب ابن آدم سجدے کی آیت تلاوت کر کے سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتے ہوئے وہاں سے ہٹ جاتا ہے، وہ کہتا ہے: ہائے اس کی ہلاکت! (اور ابو کریب کی روایت میں ہے، ہائے میری ہلاکت!) ابن آدم کو سجدے کا حکم ملا تو اس نے سجدہ کیا، اس پر اسے جنت مل گئی اور مجھے سجدے کا حکم ملا تو میں نے انکار کیا، سو میرے لیے آگ ہے۔"

اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ﴾[2]

"اور سجدہ کر اور بہت قریب ہو جا۔"

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

(أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ، وَهُوَ سَاجِدٌ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ)[3]

1۔ مسلم، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان اطلاق اسم الکفر علیٰ من ترک الصلاۃ، ح: ۲۴۴

2۔ العلق: ۹۶: ۲۹

3۔ مسلم، صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یقال فی الرکوع والسجود، ح: ۱۰۸۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب اس حالت میں ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہوتا ہے، لہٰذا اس میں کثرت سے دعا کرو۔“

اسی لیے آپ ﷺ نے فرمایا:

(وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ، فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ)[1]

”اور جہاں تک سجدے کا تعلق ہے اس میں خوب دعا کرو، (یہ دعا اس) لائق ہے کہ تمہارے حق میں قبول کرلی جائے۔“

قبولیت دعا کے اور بھی کئی مواقع ہیں جیسے: اذان واقامت کے درمیان کا وقت[2] اور جمعہ کے دن کے آخر میں مغرب سے قبل کی گھڑی[3] وغیرہ، ہم نے صرف مصنف کے ذکر کردہ دو اوقات کی وضاحت کی ہے۔

سترہویں وصیت

محترم شوہر صاحب اور محترمہ بیگم صاحبہ!

ایک کامیاب، خوشگوار ازدواجی زندگی کے اصولوں میں سے ہے:

اً) آپس میں حسن سلوک سے پیش آنا، تم میں سے ہر ایک دوسرے کے ساتھ ایسا سلوک کرے جیسا وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے کہ دوسرا اس سے سلوک کرے۔

ب) لغزش سے چشم پوشی کرنا، درگزر کرنا اور معاف کرنا یہ ان چیزوں میں سے ہے جن کا آپس میں مل جل کر رہنا متقاضی ہے۔

1۔ مسلم، صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب النهی عن قراءۃ القرآن فی الرکوع والسجود، ح: ۱۰۷۴
2۔ ابوداود، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی الدعاء بین الاذان والاقامۃ، ح: ۵۲۱
3۔ ابوداود، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب الاجابۃ ایۃ ساعۃ ھی فی یوم الجمعۃ، ح: ۱۰۴۸

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ج) مثبت و منفی پہلوؤں میں فرق کرنا تم میں سے کوئی ایک دوسرے کے منفی پہلو پر نظر نہ جمالے اور اس کے مثبت پہلو کو جان بوجھ کر بھول جائے ۔

د) واجبات کی ادائیگی میاں بیوی میں سے ہر ایک کے ساتھ نسبت رکھتی ہے۔

ھ) فریق ثانی کے تاثرات کے مطابق ڈھلنا، اس کے مثبت پہلوؤں کو قوت دینا اور منفی کو اچھے سے بدلنے کی کوشش کرنا۔

فوائد:

مصنف نے خوشگوار ازدواجی زندگی کے چند اصول ذکر کیے ہیں:

1. میاں بیوی میں سے ہر ایک دوسرے کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

(لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیه ما یحب لنفسه)[1]

"تم میں سے کوئی شخص ایماندار نہ ہوگا جب تک اپنے بھائی کے لیے وہ نہ چاہے جو اپنے نفس کے لیے چاہتا ہے۔"

یہ حدیث صرف خاوند بیوی کی ازدواجی زندگی کو خوشگوار بنانے کے لیے نہیں بلکہ پورے معاشرے کے فسادات کو جڑ سے ختم کرنے کے لیے رہنما کن اصول پر مبنی ہے۔ یحب لاخیه: جیسا کہ ہم پہلے بتا آئے ہیں یہاں بھی "اخیه" تغلیبا بولا گیا ہے۔

2. معاف کرنے کی بڑی اہمیت ہے، قران کریم میں اللہ تعالی اپنے جنتی بندوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

---

[1]۔ بخاری، صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب من الایمان ان یحب لاخیه ما یحب لنفسه، ح: ۱۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿الَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾[1]

"جو خوشی اور تکلیف میں خرچ کرتے ہیں اور غصے کو پی جانے والے اور لوگوں سے در گزر کرنے والے ہیں اور اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔"

یہ ان عظیم اعمال میں سے ہے جن کا اجر اللہ تعالیٰ نے بتایا ہی نہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ﴾[2]

"پھر جو معاف کر دے اور اصلاح کر لے تو اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے۔"

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ)[3]

"صدقے نے مال میں کبھی کوئی کمی نہیں کی اور معاف کرنے سے اللہ تعالیٰ بندے کو عزت ہی میں بڑھاتا ہے اور کوئی شخص (صرف اور صرف) اللہ کی خاطر تواضع (انکساری) اختیار نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ اس کا مقام بلند کر دیتا ہے۔"

3. صرف منفی چیز پر نظر نہیں مرکوز کرنی چاہیے بلکہ ان میں سے ہر ایک کے اندر مثبت پہلو بھی موجود ہوں گے، انہیں بھی دیکھنا چاہیے کیونکہ منفی چیزوں سے تو کوئی بشر سوائے انبیاء کے خالی نظر نہیں آئے گا، ہر انسان کے اندر کمزوری موجود ہے مزید اس کی وضاحت کے لیے دیکھیں: ساتویں وصیت

4. شوہر و بیوی دونوں سے ایک دوسرے کے حقوق و واجبات کے متعلق سوال ہوگا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

1۔ آل عمران: ۳: ۱۳۴

2۔ الشوریٰ: ۴۲: ۴۰

3۔ مسلم، صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب استحباب العفو والتواضع، ح: ۶۵۹۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى أَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ)[1]

"مرد اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہو گا اور عورت اپنے شوہر کے گھر والوں اور اس کے بچوں کی نگہبان ہے اور اس سے ان کے بارے میں سوال ہو گا۔"

خلاصہ بحث

اس کتاب میں رخصتی کے بعد خوشگوار ازدواجی زندگی برقرار رکھنے، اس میں پیدا ہونے والی دراڑوں اور اختلافات کو ختم کرنے کا شرعی حل پیش کیا گیا ہے، نیز ازدواجی زندگی کے وہ آداب بیان کیے گئے ہیں جن سے نہ صرف دو خاندانوں کا باہمی ربط بلکہ ایک ممتاز اور بے نظیر معاشرے کی تشکیل ممکن ہے۔ اس میں کل سترہ وصیتیں ذکر کی گئی ہیں، پہلی آٹھ وصیتیں شوہر کے متعلق، پھر پانچ بیوی کے متعلق اور آخری چار میاں بیوی

دونوں کے متعلق بیان کی گئی ہیں۔

پہلی وصیت میں مرد کو عورت پر فضیلت دینے کا سبب اور اسے طلاق کا اختیار دینے کی حکمت اور اس کا تقاضہ بیان کیا گیا ہے۔ دوسری وصیت میں شوہر کو ازدواجی نعمت کے فوائد بتانے کے ساتھ ساتھ اس نعمت کی حفاظت کا احساس دلایا گیا ہے۔ تیسری وصیت میں شیطان کا اپنے طلاق دلوانے والے چیلے کو گلے لگا لینا، نیز طلاق دلانے کی مذمت اور کثرت نقصان بیان کیا گیا ہے۔ چوتھی وصیت میں میاں بیوی کے درمیان پیدا ہونے والے اختلافات کو سلجھانے کے لیے شرعی اصلاح کے ذرائع بیان کئے گئے ہیں۔ پانچویں وصیت میں بیوی کے ساتھ بھلائی کرنے کی ہدایت ذکر کی گئی ہے۔ چھٹی وصیت میں خاوند کو تسلی دی گئی ہے کہ مسائل واختلاف تو ہر گھر میں پیدا ہوتے رہتے ہیں، جیسا کہ نبی کریم ﷺ کے گھر بھی

1۔ بخاری، صحیح بخاری، کتاب الاحکام، باب قولہ تعالی "اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم، ح:۷۱۳۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسائل بنے اور آپ ﷺ نے ایلاء کیا تھا۔ ساتویں وصیت میں شوہر کو بیوی کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرنے کی ہدایات ذکر کی گئی ہیں۔ آٹھویں وصیت میں شوہر کو بیوی پر ظلم کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ نویں وصیت میں بیوی کو ازدواجی نعمت پر شکر گزاری کی تلقین کی گئی ہے۔ دسویں وصیت میں شوہر کی فرمانبرداری کی فضیلت اور نافرمانی کرنے پر شرعی وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔ گیارہویں وصیت میں بیوی کا بغیر کسی شرعی سبب کے خلع وطلاق کا مطالبہ کرنے کی سزا بیان کی گئی ہے۔ بارہویں وصیت میں سونے سے قبل شوہر کے ساتھ صلح کرنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے، نیز شوہر کی ناراضی کی حالت میں رات گزارنے کی سزا بیان کی گئی ہے۔ تیرہویں وصیت میں بیوی کو صلح کی ترغیب دلائی گئی ہے اگرچہ اسے بعض حقوق سے خاوند کے حق میں دست بردار ہونا پڑے۔ چودہویں وصیت میں میاں بیوی کو خاندان اور دوستوں کے سامنے گھریلو مسائل ذکر کرنے سے بچنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ پندرہویں وصیت میں میاں بیوی کے درمیان پیدا ہونے والے لفظی تکرار کے بارے ہدایات ذکر کی گئی ہیں۔ سولہویں وصیت میں باہمی الفت پیدا کرنے کے لیے دعا کرنے کی طرف رغبت دلائی گئی ہے۔ سترہویں وصیت میں ایک کامیاب وخوشگوار ازدواجی زندگی کے اصول ذکر کئے گئے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست آیاتِ قرآنیہ

نمبر شمار	آیات	سورت	آیت نمبر	صفحہ نمبر
01	إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ۔۔۔	الاسراء	65	16
02	إِن يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا۔۔۔	النساء	35	48
03	الَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ۔۔۔	آل عمران	134	54
04	الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ۔۔۔	النساء	34	09
05	عَسَىٰ رَبُّهُ إِن طَلَّقَكُنَّ أَن يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنكُنَّ۔۔۔	التحریم	05	28
06	فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا۔۔۔	النساء	34	20
07	فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ	الطلاق	01	21
08	فَمَا اسْتَمْتَعْتُم بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً۔۔۔	النساء	24	34
09	فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ	الشوریٰ	40	54
10	لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِن بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ	الطلاق	01	24
11	لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَٰلِكَ أَمْرًا	الطلاق	01	24
12	لَأَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهُ إِلَّا قَلِيلًا	الاسراء	62	16
13	هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْ۔۔۔	الاعراف	189	04
14	وَإِن تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ۔۔۔	التحریم	05	30
15	وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ۔۔۔	ابراہیم	07	35
16	وَاسْجُدْ وَاقْتَرِب	العلق	29	51
17	وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا۔۔۔	الانفال	63	49
18	وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ۔۔۔	النساء	34	18

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

19	وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِن بَعْلِهَا نُشُوزًا ...	النساء	128	44
20	وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ ...	النساء	35	20
21	وَإِن يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللَّهُ كُلًّا مِّن سَعَتِهِ ...	النساء	130	45
22	وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ ...	النور	32	14
23	وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ...	الطلاق	04	25
24	وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ ...	النساء	19	31
25	وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا ...	الروم	21	11
26	وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنكُمْ	الطلاق	02	23

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست اطراف احادیث

نمبر شمار	اطراف الحدیث	تخریج	صفحہ نمبر
01	إذا أراد الله بأهل بيت خيرا ...	صحیح الجامع	49
02	إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ ...	صحیح بخاری	38
03	إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا ...	مسند احمد	36
04	إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي ...	صحیح مسلم	51
05	أُرِيتُ النَّارَ فَإِذَا أَكْثَرُ أَهْلِهَا النِّسَاءُ ...	صحیح بخاری	36
06	اسْتَوْصُوا بالنساء خيرًا، فَإِنَّهُنَّ عِندَكم عَوَانٍ	سنن ابن ماجہ	25
07	اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ ...	صحیح بخاری	26
08	أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ، وَهُوَ سَاجِدٌ ...	صحیح مسلم	51
09	أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِنِسَائِكُمْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْوَدُودُ ...	سنن نسائی	42
10	إِنَّ إبليس يضَعُ عرشه على الماء ...	صحیح مسلم	15
11	إِنَّ الْقُلوب بين إِصْبُعَيْنِ مِن أصابع اللّٰهِ ...	جامع ترمذی	49
12	إن الله إذا أحب أهل بيت ...	صحیح الجامع	49
13	ان الله سائل كل راع عما استرعاه ...	صحیح ابن حبان	10
14	أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ...	سنن ابی داؤد	23
15	إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ ...	صحیح مسلم	50
16	أَنْتُمُ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا ...	صحیح بخاری	12
17	أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا فِي غَيْرِ مَا بَأْسٍ ...	سنن ابی داؤد	40
18	أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ	جامع ترمذی	37

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

19	تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ،فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ	سنن ابی داؤد	43
20	ثَلَاثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ آذَانَهُمْ...	جامع ترمذی	43
21	خيركم خيركم لأهله وأنا خيركم لأهلي	سنن ابن ماجه	32
22	الدُّنْيَا مَتَاعٌ،وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ	صحیح مسلم	12
23	الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ الْمَرْأَةُ لَيْسَ بِمُسْتَكْثِرٍ مِنْهَا...	صحیح بخاری	45
24	رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةُ،لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيرَ	صحیح بخاری	27
25	غَارَتْ أُمُّكُمْ	صحیح بخاری	30
26	كَانَ يُقَالُ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ...	جامع ترمذی	38
27	لَا يَجْلِدُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ...	صحیح بخاری	19
28	لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَأْخُذَ عَصَا أَخِيهِ...	مسند احمد	34
29	لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ	صحیح بخاری	37
30	لا يفرك مؤمن مؤمنةً...	صحیح مسلم	31
31	لا يؤمن احدكم حتى يحب لاخيه ما يحب لنفسه...	صحیح بخاری	53
32	لَعَلَّ إِحْدَاكُنَّ أَنْ تَطُولَ أَيْمَتُهَا بَيْنَ أَبَوَيْهَا...	مسند احمد	35
33	لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ	جامع ترمذی	22
34	لَمْ نَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ	سنن ابن ماجه	13
35	لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً	صحیح بخاری	10
36	اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ...	صحیح مسلم	35
37	لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا...	سنن ابی داؤد	17
38	مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهَا...	صحیح مسلم	38

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

39	مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا ...	صحیح مسلم	54
40	الْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ	جامع ترمذی	40
41	الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ	سنن ابی داؤد	47
42	مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ ...	صحیح بخاری	14
43	ومن ستر مسلماً ستره الله يوم القيامة	صحیح بخاری	46
44	وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ ...	صحیح بخاری	55
45	وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ ...	صحیح مسلم	52
46	وَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهَا، كَسَرْتَهَا وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا	صحیح مسلم	27
47	ولا تضرب الوجه، ولا تقبح ...	سنن ابی داؤد	19
48	وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ	صحیح مسلم	33
49	وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ	صحیح مسلم	47
50	يَا أَنْجَشَةُ، رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْقَوَارِيرِ	صحیح بخاری	27
51	يَنْزِلُ اللّٰهُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ ...	صحیح مسلم	50

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مصادر و مراجع

1. القرآن

2. ابن الجوزی، عبدالرحمٰن بن علی، (م:۵۹۷ھ)، صید الخاطر، ناشر: دار القلم (دمشق)، ۱۴۲۵ھ

3. ابن حبان، محمد بن حبان، البستی، (م:۳۵۴ھ)، صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، ناشر: مؤسسۃ الرسالۃ (بیروت)، ۱۴۱۴ھ

4. ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، الدمشقی، (م:۷۷۴ھ)، تفسیر ابن کثیر، ناشر: دار الکتاب العربی (بیروت)، ۱۴۲۲ھ

5. ابو داود، سلیمان بن اشعث، (م:۲۷۵ھ)، سنن ابی داود، ناشر: دار السلام للنشر والتوزیع (الریاض)، ۱۴۲۰ھ

6. اثری، ارشاد الحق، فلاح کی راہیں، ناشر: ادارہ العلوم الاثریہ (فیصل آباد)، ۲۰۰۴ء

7. الأثیوبی، محمد بن علی بن آدم، (م:۱۴۴۲ھ)، البحر المحیط الثجاج فی شرح صحیح الامام مسلم بن الحجاج، ناشر: دار ابن الجوزی (الریاض)، ۱۴۲۶-۱۴۳۶ھ

8. احمد بن حنبل، (م:۲۴۱ھ)، مسند احمد، ناشر: مؤسسۃ الرسالۃ (بیروت—لبنان)، ۱۴۲۰ھ

9. البانی، محمد ناصر الدین، (م:۱۴۲۰ھ)، صحیح الجامع، ناشر: جمعیۃ احیاء التراث الاسلامی (الکویت)، ۱۴۲۱

10. بخاری، محمد بن اسماعیل، (م:۲۵۶ھ)، صحیح البخاری، ناشر: دار السلام للنشر والتوزیع (الریاض)، ۱۴۱۹ھ

11. ترمذی، محمد بن عیسیٰ، (م:۲۷۹ھ)، جامع الترمذی، ناشر: دار السلام للنشر والتوزیع (الریاض)، ۱۴۲۰ھ

12. حماد، عبدالستار، ہدایۃ القاری شرح صحیح البخاری، ناشر: دار السلام (لاہور)، ۱۴۳۷ھ

13. الحنبلی، ابن رجب، عبدالرحمٰن بن شہاب الدین، (م:۷۹۵ھ)، جامع العلوم والحکم، ناشر: مؤسسۃ الامیرۃ العنود بنت عبدالعزیز بن مساعد بن جلوی آل سعود الخیریۃ

14. العثیمین، محمد بن صالح، (م:۱۴۲۱ھ)، الزواج و مجموعۃ أسئلۃ فی احکامہ، ناشر: مدار الوطن للنشر (السعودیہ)، ۱۴۳۲

15. الفیروز آبادی، محمد بن یعقوب، (م:۸۱۷ھ)، القاموس المحیط، ناشر: مکتبۃ السعادۃ (مصر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

16. القاری، ملا علی، علی بن سلطان محمد،(م:۱۰۱۴ھ)، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ، ناشر: دار الکتب العلمیہ (بیروت—لبنان)،۱۴۲۲ھ

17. قاسمی، جلال الدین، تفسیر ذکر للعالمین، ناشر: مجمع بلقیس للبحوث الاسلامیہ (الھند، حیدر آباد)،۱۴۳۹ھ

18. القزوینی، محمد بن یزید، (م: ۲۷۳ھ)، سنن ابن ماجہ، ناشر: دار السلام للنشر والتوزیع (الریاض)، ۱۴۲۰ھ

19. القشیری، مسلم بن الحجاج،(م:۲۶۱ھ)، صحیح مسلم، ناشر: دار السلام للنشر والتوزیع (الریاض)،۱۴۲۱ھ

20. مبارک پوری، محمد، عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم،(م: ۱۳۵۳ھ)، تحفۃ الاحوذی بشرح جامع ترمذی، ناشر: دار الکتب العلمیہ (بیروت—لبنان)،۱۴۱۰ھ

21. نسائی، احمد بن شعیب،(م:۳۰۳ھ)، سنن النسائی، ناشر: دار السلام للنشر والتوزیع (الریاض)،۱۴۲۰ھ

22. نسائی، احمد بن شعیب،(م:۳۰۳ھ)، السنن الکبریٰ للنسائی، ناشر: مؤسسۃ الرسالۃ (بیروت—لبنان)،۱۴۲۱ھ